یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کو روز بازار پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار ہذا معہ محصولڈاک

سالانہ ... ششماہی

عوام سے ... ... سے ... للعہ

طلباء اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق للعہ ... عہ

بغیر ششماہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا +

نمونے کا پرچہ ڈیڑھ آنے کے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے +

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔ مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کیجائینگی۔ اعلے درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جائیگا +

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہئے روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجا جائے ورنہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا +

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

وکیل

THE VAKIL AMRITSAR

نمبر ۳۶ | امرتسر - مورخہ ۶ - دسمبر ۱۸۹۷ء - یوم دوشنبہ | جلد ۳

وکیل

امرتسر - مطبوعہ ۶ - دسمبر ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ

محمڈن کالج علیگڈہ اور نواب وائسرائے

نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند کے علیگڈہ رونق افروز ہونے اور وہان کے اسلامی کالج کو معائنہ فرمانے کی مختصر خبر پچھلے ہفتہ درج ہو چکی ہے۔ حضور ممدوح ۲۶ - نومبر کو سپیشل ٹرین پر معہ جناب لیڈی صاحبہ و دیگر متعلقین علی گڈہ پہونچے۔ سٹیشن پر قبلہ سرسید۔ مسٹر بیک صاحب پرنسپل کمشنر و کلکٹر صاحبان و دیگر معزز سرکاری عہدہ دار اور رؤسا استقبال کیلئے موجود تھے۔ نواب وائسرائے سٹیشن سے سیدھے کالج کو تشریف لیگئے۔ اور کل عمارتون اور کالج گرونڈز کا معائنہ فرماکر اسٹریچی ہال مین ٹرسٹیان کالج کا ایڈریس اور مسٹر بیک صاحب کی تقریر سماعت فرمائی اور کرکٹ و امتحانات یونیورسٹی مین اعلی نمبرون پر کامیاب شدہ طلباء کو انعام تقسیم کرکے نہایت ہی دلچسپ تقریر کی۔ ناظرین کی آگاہی کے لئے ایڈریس۔ اور مسٹر بیک و نواب وائسرائے کی پوری تقریرین ذیل مین درج کیجاتی ہین۔ ایڈریس کے پڑہنے سے ناظرین کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ مہتممان کالج زر تغلب شدہ کی باز یافتگی سے ابہی تک مایوس نہین ہوئے۔ اور وہ قانونی چارہ جوئی کے لئے خوض و فکر کر رہے ہین۔ ہمارے اسلامی قومی کالج کے لائق و بیعدیل پرنسپل نے اپنی بینظیر تقریر مین اسبات پر افسوس ظاہر کیا تھا کہ طلباء کو مدارس اور کالجون مین انگریزی حکومت کے شروع ہونیکے زمانہ کی مفصل تاریخ ہندوستان نہین پڑہائی جاتی جس سے اونکو معلوم ہو جائے کہ اس بابرکت حکومت کی طفیل اون کے ملک اور ابنائے ملک کو کیسی سخت مصیبتون اور تباہیون سے نجات ملی ہے۔

اسپر ہمارا روزانہ ہمعصر پیسہ اخبار اختلاف رائے ظاہر کرکے صاحب ممدوح اور اون کے دیگر ہم خیالون کو غلطی پر بتاتا ہے۔ اور لکھتا ہے۔ ..... "کہ جس زمانہ کی بدنظمی کا وہ ذکر کرتے ہین اور ہندوستانی طالب علمون کو اس سے واقف کرنا چاہتے ہین میرے خیال مین اس سے ہندوستانیون نے کبھی ہندوستان کی عظمت اور سرسبزی کو منسوب نہین کیا۔ وہ زمانہ بیشک سلطنت گردی اور طوائف الملوکی کا تہا۔ مرہٹے اور پنڈارے اور سکھ اور پٹھان ہر طرف لوٹ مار کرتے پہرتے تہے۔ اور کسی کا جان و مال محفوظ نہین سمجہا جاتا تہا۔ نوجوان ہند و جس ہندوستان کی تعریف کرتے ہین وہ تاریخی عہد سے قبل کا آریاورت ہے۔ وہ بہارت ورش کے قدیم ہندو راجاؤن کے زمانہ کے قصے فخر سے بیان کرتے ہین۔ اس اٹھارہوین صدی کے حالات سے اونکی تکذیب نہین ہو سکتی" مگر ہمارے ہمعصر نے اس بحث مین بالکل ناواجب پہلو استدلال کا اختیار کیا ہے۔ اور وہ صاحب ممدوح کے مدعا کو نہ سمجہکر خود فاحش غلطی کا مرتکب ہوا ہے۔ ہمکو اس زمانہ مین گڑی مردی اکہاڑنیکی کوئی ضرورت نہین۔ اور نہ ہمکو اس سے کوئی بحث ہے کہ اب سے دو ہزار برس پہلے ہندوستان کی کیا حالت تھی۔ دیکھنا صرف یہ ہے کہ جب ابتدا مین انگریزی حکومت قائم ہوئی اسوقت ہندوستان کی کیا حالت تھی۔ اور کہ انگریزی حکومت ہندوستان مین قائم نہ ہوتی تو کیا اوس حالت مین کوئی تغیر پیدا ہو سکتا تھا؟ اسکا جواب ملک کی گذشتہ و موجودہ حالت کے جاننے والے فی الفور یہی دینگے کہ ہرگز نہین۔ ہندوستان ایسے متضاد الخواص عناصر سے مرکب ہے۔ کہ جبتک کوئی اور زبردست خارجی عنصر اونکو مجتمع نہ رکھے وہ کبھی آرام و سکون سے نہین رہ سکتے۔ اور بقول مولانا حافظ نذیر احمد صاحب اگر انگریز اب اسوقت بہی جبکہ ہندوستانی اور بالخصوص ہمارے بنگالی اور ہندو بہائی بہی انگریزونکی شفقت و نوازش کی طفیل ہمہ دانی اور قابلیت تامہ کی ڈینگ مارنیکے قابل ہو گئے ہین۔ آزمائشی طور پر ایک مہینہ کے لئے انتظام ملک سے دست بردار ہو جائین تو اونکو اور نیز ہمارے ہمعصر کو کل قدر عافیت معلوم ہو جائے۔ مگر اس امر پر زیادہ زور دینا تحصیل حاصل ہے۔ کوئی فرد بشر اس سے انکار نہین کر سکتا۔ کہ خداوند کریم کی خاص مہربانی تہی کہ اوسنے گذشتہ صدی کی طوفان بے تمیزی کو ملک کے سر سے دور کرنیکے لئے انگریزونکو ہمپر

مسلط کیا - اور یہی امر مسٹر بیک صاحب طلبا کو ذہن نشین کرانا چاہتے ہین کہ جب انگلنڈ نگریزی حکومت کے عہد ابتدائی زمانہ اور اس سے پچاس ساٹھ برس ماقبل کے حالات معلوم ہو جائینگے - اور انکا موجودہ زمانہ کے امن و امان اور ترقی و خوشحالی سے مقابلہ کرینگے تو دونکی گورنمنٹ کے احسانات عدیدہ کے بارگران سے کبھی سبکدوش نہین ہونگی - اور وہ کبھی کسی قسم کی مخالفت کرنا تو درکنار ہمیشہ اسکے قیام و استحکام مین ساعی رہینگی - اور انکی یہی کوشش انگریزون کے لئے نہین ہوگی - بلکہ خود اپنی ذات اور اپنے ملک کے لئے - بڑی خوشی کا مقام ہے کہ ہماری قومی کالج کا اہم مقصد یہی امر اپنے طلبا کے مدنظر قائم کرنا ہے اور اسی کی بدولت مسلمانون کو یہ فخر حاصل ہے کہ باوجودیکہ سرحد پر انکو ہم مذہبون کے ساتھ کئی مہینون سے گورنمنٹ کی لڑائی ہو رہی ہے - مگر ارکان سلطنت کو ہماری وفاداری اور نمک حلالی پر ایسا یقین ہے جو کبھی متزلزل نہین ہو سکتا - ہم امید کرتے ہین کہ کل مسلمانان ہند نواب محسن الملک مرحوم کے دوسرے کو انکی اور نیز انکی قومی کالج کی نسبت ایسے عمدہ خیالات ظاہر ہوتے ہوئے دیکھینگے جو وہ نواب محسن کی تقریر مین ملاحظہ کرینگے نہایت ہی خوش بلکہ شاداں اور ہمیشہ سچے دل سے اس امر مین ساعی رہینگے - کہ حکام وقت کا یہ نیک ظن انکی نسبت قائم اور انکی نظر عنایت ہمارے شامل حال رہے - اس مختصر تمہید کے بعد ہم ایڈرس اور ہر دو تقریر ونکو علی الترتیب ذیل مین درج کرتے ہین :-

مسٹر سیدان علیگڈھ کالج کا ایڈرس

بحضور

رائٹ آنریبل لارڈ الگزنڈر برڈوس ارل آف ایلجن اینڈ کنکارڈین

ایل ایل ڈی - جی - ایم - ایس - آئی - جی ایم - آئی - ای لارڈ لفٹنٹ

آف فائف وائسرای و گورنر جنرل ہندوستان عالی جاہ -

ہم مسٹیان محمڈن اینگلو اورینٹل کالج اپنی طرف سے اور نیز دیگر حامیان کالج کی طرف سے حضور کی خدمت مین حاضر ہوئے ہین تاکہ جو عزت حضور والا نے آج کالج مین تشریف فرما ہونے سے ہمارے کالج کو بخشی ہے اوس کا کما حقہ احسان مندی کا اظہار کرین -

ہم اس بات کو خوشی اور فخر کے ساتھ یاد کرتے ہین کہ اس سے قبل ہمین ارل آف ایلجن اور کنکارڈین ہندوستان ہی کو اسی قسم کی عزت بخشی ہے یعنی ارل آف لٹن ۸ جنوری ۱۸۷۶ء کو مارکوئس آف رپن ۱۰ نومبر ۱۸۸۰ء کو اور ارل آف ڈفرن ۱۳ دسمبر ۱۸۸۸ء کو اپنی تشریف آوری سے کالج کی عزت افزائی کر چکے ہین +

ارل آف لٹن کی تشریف آوری کے موقعہ پر کالج کے مقاصد حسب ذیل بیان ہوئے تھے - مسلمانون کو تعلیم دینا تاکہ وہ حکومت انگریزی کی خوبیون کی قدر کر سکین - زمانہ سلف کی اون خوبی

رقم کالج کو عطا کرنے سے دیا ہے -

ہم مسٹر ایچ جی - کین - ایم - اے - سی - آئی - ای - سابق جج آگرہ اور مسٹر کے ڈاٹین سابق پرنسپل آگرہ کالج کا بھی ضرور شکریہ کرینگے جو ہمیشہ کالج کو دل سے امداد دیتے رہے اور اعانت کرتے رہے -

مہاراجہ پٹیالہ سرگیاشی دھاراجگان وزیانگرام و بنارس سرگیاشی بھی ہمارے فیاض طبع ہندو ہموطنون کی فہرست مین داخل ہین جنھون نے مالی امداد سے کالج کا سرپرست ہونا ثابت کیا ہے ہم اس موقع پر قاسم بازار کی نامور ہمدرد بنی نوع انسانی ہندو خاتون مہارانی سرنومائی سی آئی کا نام بھی ضرور لینگے - جنھون نے کالج کو ایک فیاضانہ ڈونیشن دیا ہے -

ہم اپنے ہم قومون مین ہز ہائینس نواب کلب علی خان بہادر جنت اشیانی جی - سی - ایس - آئی کا ذکر احسان مندی کے ساتھ کرینگے - جو ہمارے قریب کی ریاست رامپور کے موجودہ رئیس کے دادا تھے اور نیز مشہور و معروف نواب مہ تراب علی خان مرحوم سر سالار جنگ - جی - سی - ایس - آئی - ڈی - سی - ایل وزیر اعظم ریاست حیدرآباد کا نام نامی احسان مندی کے ساتھ ذکر کے قابل ہے - جنکا ذاتی عطیہ جاگیر کی شکل مین بلحاظ قیمت کے تیس ہزار روپیہ سے زیادہ ہے - اسی طرح سے اونکے بڑے فرزند اور جانشین میر لائق علی خان مرحوم سر سالار جنگ - کے - سی - آئی - ای - اور اون کے جانشین نواب مہ آسمان جاہ کے - سی - آئی - ای - سابق وزیر اعظم ریاست حیدرآباد دکن اور نیز سر اکبر حسینی نواب محمد فضل الدین خان سالار جنگ اقبال الدولہ اقتدار الملک وقار الامرا بہادر موجودہ وزیر اعظم حیدرآباد دکن کے ہم ممنون ہین جنھون نے اس کالج کی وزیٹری منظور فرما کر اسکی عزت افزائی کی ہے اور اسی قدر فخر اور احسان مندی کے ساتھ ہم ہز ہائینس نواب شاہجہان بیگم - جی - سی - ایس - آئی والیہ بھوپال کا ذکر کرینگے - جنھون نے کالج کی مالی امداد فرمائی ہے ہمارے محسنون کی فہرست مین اور بھی بہت سے ممتاز لوگون کے نام نامی درج قابل ہین -

مگر ہمارے ہم قوم حامیان کالج مین سب سے جلیل القدر ہز ہائینس نظام حیدرآباد ہین جنھون نے عطیات اور دوامی جاگیر کی شکل مین ایک شاہانہ فیاضی کالج کے ساتھ ظاہر فرمائی ہے - اور یہ جاگیر بتدریج بڑھتے بڑھتے اب چوبیس ہزار روپیہ سالانہ تک پہونچگئی ہے اور یہی ہمارے کالج کا بڑا سہارا ہے - کیونکہ اس سے اور نیز کالج کے دیگر سرمایون سے زیادہ تر کالج کے یورپین اسٹاف کو تنخواہین دیجاتی ہین اور کالج کے یورپین اسٹاف کی مدد کے بغیر ہمارے طلباء کے لئے نہ تو برٹش گورنمنٹ کی اغراض اور مقاصد کو صحیح طور پر جاگزین کرنا ممکن ہے - اور یہ امر ہماری مہربان ملکہ معظمہ قیصر ہند کے ساتھ وفاداری کے خیالات کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہے اور مسلمانون کی نئی نسلون مین وفاداری کے خیالات پیدا کرنا ہمارا خاص مقصد اور اعلیٰ فرض ہے کیونکہ ہم اس بات کو نہایت اہم سمجھتے ہین کہ انکو ہمیشہ یاد دلائی جائے کہ بموجب اخیر مردم شماری ہندوستان کے جو ۱۸۹۱ء مین ہوئی تھی - قیصر ہند کی مسلمان رعایا کی تعداد جو قیصرہ کی وسیع سلطنت کے اس حصہ مین آباد ہے جسپر کہ حضور وائسرائے ہند ہونیکی حیثیت سے حکمران ہین ۵۷۳۲۱۱۶ ہے اور یہ تعداد کل آبادی ہند کا ۱۹٫۹۶ حصہ ہے اور اس لئے اگر ہم اب حضور قیصرہ کی مبارک عہد حکومت کی ساٹھ سال سے زیادہ کی جوبلی ختم ہونے کے بعد عاجزی کے ساتھ لارڈ ڈیفرن کے مقولہ کو بطور اپنے مقولہ کے پڑھین - جو اونھون نے ۹ - مارچ ۱۸۸۶ء کو ہوس آف کامنز مین اپنی تقریر مین کہا تھا تو کچھ بیجا نہ ہوگا +

ہماری ملکہ اسقدر غیر عیسائی قومون پر حکمران ہے کہ شہنشاہ تیودوسیس کے عہد سے اسوقت تک کبھی اسقدر غیر عیسائی قومین کسی ایک عیسائی فرمانروا کے زیر حکومت نہین ہوئین - ایسی صورتون مین حکمران لوگون کا کیسا برتاؤ ہونا چاہئے - یہ ایک ایسا اہم اخلاقی مسئلہ اور ایک ایسا پولیٹیکل مسئلہ ہے جس سے بڑھکر قیاس مین نہین آسکتا - ایشیا مین سلطنت انگریزی کی رعایا کروڑون آدمی ہین جو مذہب عیسوی کے پیرو نہین ہین مسلمانون کی تعداد گو بمقابلہ دیگر اقوام کے کم ہے مگر وہ اپنی آبادی کی نسبت بہت زیادہ قابل لحاظ ہین کیونکہ وہ ایک متعصب پرجوش اور جنگجو گروہ ہے - اور اگر اس کی ٹھیک مردم شماری کو دیکھا جائے تو ہم حضور سے اس امر کے اظہار کی اجازت چاہتے ہین کہ ۱۰ - مارچ ۱۸۸۶ء کے بعد سے جبکہ یہ پہلے اور فصاحت سے بھرے ہوئے الفاظ لارڈ ڈیفرن نے کہے تھے حضور قیصرہ کی سلطنت ہندوستان مین خدا کی عنایت سے بہت وسیع ہوگئی ہے اور حضور علیا بہ نسبت اس زمانہ کے کئی گنی زیادہ رعایا پر حکمران ہین اور اونکو یہ بے مثل رتبہ حاصل ہے کہ وہ دنیا کے ہر ایک بادشاہ یہانتک کہ خود سلطان روم سے زیادہ مسلمان رعایا پر حکمران ہین - کیونکہ بموجب جنرل رپورٹ مردم شماری ہندوستان کے جو ۱۸۹۱ء مین ہوئی تھی مسلمانون کی تعداد کل دنیا مین ساڑھے ۱۷ کروڑ کے درمیان تخمینہ کی گئی ہے اس لحاظ سے ان دونون تخمینون کے درمیان اصلی مقدار آبادی خواہ کچھ ہی ہو حضور قیصرہ کی سلطنت ہند مین عرب کے جلیل القدر پیغمبر کے ماننے والونکا بہت بڑا حصہ ہے اور ہم اس امر کو صرف اس غرض سے بیان کرتے ہین کہ ہم اور ہمارے ہم مذہب لوگ اس عظیم الشان امر کو نہ بھولین اور اسکا ماننا ضرور ہے - کہ یہ امر حکومت انگریزی کی احسانمندی اور سچی وفاداری کے خیالات پیدا کرے اور انھی خیالات کا اپنے ہم وطنون اور ہموطنون کے دلون مین پیدا کرنا ہمارا عین مدعا ہے تاکہ وہ کامیابی اور فارغ البالی کے ساتھ انگریزی سلطنت عظمیٰ کے سایہ عاطفت مین جس پر کبھی آفتاب نہین چھپتا زندگی بسر کرنا اپنا فرض اولی سمجھین -

وہ قوانین جنکے تابع یہ کالج ہے ایک ضمیمہ کی شکل مین ہین - جو قواعد و قوانین ٹرسٹیان کے نام سے مشہور ہے اور جو ۱۸ دسمبر ۱۸۸۹ء کو منظور ہوا تھا اور پھر اوسکے جزئیات مین دوبار ترمیم ہو چکی ہے - ان قواعد کے بنانے مین کالج کو نرپل سید محمود کے تجربہ اور قانونی لیاقت سے اور آنریبل مسٹر جسٹس اسٹریچی جج ہائی کورٹ بمبئی کی قانونی خدمات سے جو اس زمانہ مین بیرسٹرائٹ لا تھے اور الہ آباد مین وکالت کرتے تھے بڑی مدد ملی ہے - یہ قوانین و قواعد باقاعدہ طور سے بموجب ایکٹ ۲۱ ۱۸۶۰ء کے رجسٹری ہو چکے ہین - اور نہ صرف ٹرسٹیان کالج کو بلکہ اسٹاف کے انگریزی اور ہندوستانی افسرون کو بھی اسبات کا اطمینان دلاتے ہین کہ کالج کو استحکام ہے اور وہ کن اصولون پر چلتا ہے - اسغرض سے کہ کالج کی دستاویزات اور ضروری کاغذات مناسب حفاظت اور ترتیب سے رکھے جائین ہم انکو مسٹر سید محمود کے بنگلہ سے جسپر چھپر پڑا ہوا ہے اور جس مین آنریری سکرٹری سر سید احمد فی الحال سکونت رکھتے ہین علیگڈھ انسٹیٹیوٹ کی عمارت مین منتقل کرتے ہین جس کی ملکیت ٹرسٹیان کالج کو منتقل کردی گئی ہے +

کالج نے اپنے وجود کے بیس سال کے عرصہ مین تعداد طلبا مین عمارات مین اور شہرت مین اسقدر ترقی کی ہے کہ ہمکو اسکی توقع نہ تھی مگر پھر بھی آخری مقصود ابھی بہت دور ہے اور ہمکو توقع نہین ہے کہ ہماری زندگی مین وہ حاصل ہو وہ مقصد ہندوستان مین کیمبرج و آکسفورڈ یونیورسٹیون کے نمونے پر ہندوستان کے مسلمانون کے واسطے اسلامی یونیورسٹی قائم ہو جانا ہے +

مگر ہمکو افسوس ہے کہ ہماری ترقی کے رستہ مین بعض مشکلات اور ناموافق حالات کے پیش آجانے سے مزاحمتین پیش آئی ہین جب سے کہ کالج قائم ہوا ہے جہالت اور تعصب

کی توقعین ہماری سد راہ رہی ہین - اور ہماری اس مستقل پالسی نے کہ ہم اپنے کالج اسٹاف مین انگریزون کو مقرر کرتے ہین جو انگریزی یونیورسیٹیون کے تعلیم یافتہ ہوتے ہین اور اپنے عہدہ کیوجہ سے طلبار پر ضروری اثر رکھتے ہین اُن لوگون کو ہمارا مخالف بنا دیا ہے جنکو ہمارے اس مقصد سے اصلی ہمدردی نہین ہے کہ ہندوستان کے مسلمانون اور انگریزون مین برادرانہ رشتہ دوستی اور اتحاد پیدا کرین اور سلطنت انگریزی کے ساتھ حقیقی وفاداری کے خیالات پیدا ہون حالانکہ ہماری یہ پالسی ہمارے مقاصد کی تکمیل کے لئے نہایت ضروری ہے - کالج کی مالی حالت مین بھی کچھ تغلب کیوجہ سے جو جعلسازی اور دھوکہ دہی سے کیا گیا کسی قدر مشکلات پیش آگئی ہین - اور یہ تغلب کا معاملہ اب ہماری قانونی مشیرون کے سامنے پیش ہے تاکہ تغلب شدہ روپیہ کے وصول ہونیکی تدابیر سوچین - آئندہ کالج کے حسابات کی کسی پیشہ ور اڈیٹر سے سالانہ جانچ کرائی جائیگی - تاکہ اس قسم کا نقصان پھر واقع نہو -

خاتمہ پر ہم یہی عرض کرنا چاہتے ہین کہ حضور کی تشریف آوری سے ہم اپنی خاص عزت سمجھتے ہین کیونکہ حضور اپنے قدیم اور مشہور خاندان کے دوسرے وائسرائے ہند ہین اور ہم اجازت چاہتے ہین کہ اس مبارک موقع کی یادگار مین ہم ایک اسکالرشپ قائم کرین جو "لیجن اسکالرشپ" کے نام سے موسوم ہو +

(دستخط) منجانب ٹرسٹیان محمڈن - اینگلو اورینٹل کالج +

مسٹر بیک صاحب کی تقریر

"مین حضور سے یہ التجا کرنیکو کھڑا ہوا ہون کہ جناب اُن طلبار کو جنہون نے یونیورسٹی کے امتحانات اور ورزشون مین تمغے حاصل کئے ہین انکو وہ تمغے دست خاص سے تقسیم فرماوین - مگر اس تقسیم سے پہلے مین تعلیم کے اس پہلو پر جو اس قابل ہے کہ اُسے گورنمنٹ ہند کے صدر اعلی کی تشریف آوری کے موقعہ پر بالخصوص بیان کیا جائے چند الفاظ عرض کرنے مناسب سمجھتا ہون - ہندوستان مین تعلیم گورنمنٹ کی بہت کچھ مرہون منت ہے بلکہ اسکا وجود ہی سرکار کی مہربانی سے پیدا ہوا ہے - لیکن کیا ہمارے تعلیمی نظام نے طلبار کے دلون مین سلطنت قیصریہ کی وفاداری کے خیالات کو پیدا اور مستحکم کرنے اور گورنمنٹ کی برکتون کا قدرشناس بنانے سے اپنے قرض احسان کو ادا کیا ہے - تازہ ترین واقعات سے ہندوستان اور انگلستان دونون ملکون مین اس سوال کیطرف عام توجہ ہوگئی ہے - اسکا جواب مین یہ تو نہین دے سکتا کہ اوسنے اس احسان کا عوض کچھ نہین دیا - مگر دیا بہت ہی تھوڑا ہے اور اپنے فرض کو بہت نامکمل طور پر ادا کیا ہے - اوس جماعت کی نسبت جنکے خیالات اور احسانات سے مجھکو گہری ذاتی واقفیت ہے یعنی تعلیم یافتہ ہندی مسلمانون کی نسبت مجھے یہ کہنے مین کوئی تامل نہین - کہ جماعت مذکور مین حیث المجموع کامل وفادار ہے - وہ ان معنون مین وفادار نہین کہ گورنمنٹ کی جائز حکومت کو ماننے مین عذر نہین کرتی - بلکہ ان معنون مین کہ وہ گورنمنٹ کی تائید کی خواہان اور بدخواہی اور گورنمنٹ اور اسکے احکام پر قابل نفرت سب وشتم کرنیکی عادت کی مخالف ہے +

مین نے تعلیم یافتہ مسلمانون کی تخصیص اس لئے کی ہے کہ اُنکو دنون کی نسبت اوسنے مجھے بہت زیادہ واقفیت ہے - مگر اس سے میری یہ مراد نہین کہ وہ اس بارہ مین بعض دیگر جماعتون مثلاً صوبہ ہذا کے ہندو تعلقہ دارون کی جماعت پر جنمین سے چند اسوقت یہان موجود ہین فوقیت رکھتے ہین - میرے خیال مین انگریزی تعلیم نے تعصب وجہالت کو معدوم و برباد کرنے سے مسلمانون مین وفاداری کے بڑھانے مین بہت مدد دی ہے - لیکن مسلمانون مین ان خوبیون کے پائے جانیکا کہ وہ سرکار کے عملی طور پر خیر خواہ اور انگریزون کے دوست ہین - ایک اور باعث ہے یہ دونون وصف اکثر مسلمان معززین کا نمایان خاصہ ہین - وہ باعث

اون کے لیڈر اور اس کالج کے بانی سر سید احمد خان بہادر کے قول و فعل کی مثال ہے جنہون نے نہ فقط غدر کے زمانہ مین اپنی جان کو سرکار کے لئے معرض خطر مین ڈالا - بلکہ اسوقت سے لیکر تا ایندم اس خیر خواہی کے لئے اپنی فصیح و بلیغ تحریرون سے دشمنون کا مقابلہ کرتے رہے ہین - مگر جیسے کہ بعض جماعتون مین انگریزی تعلیم سے وفاداری کے نشو و نما کو مدد پہونچی ہے - ویسی ہی بعض صورتون مین اوسی اسباب سے پوری ناکامیابی ہوئی ہے - اسکا باعث میرے خیال مین یہ ہے کہ ہندوستان کی یونیورسیٹیون نے گورنمنٹ کے اس بار احسان کو جو اُن کے ذمہ ہے بطور قاعدہ کلیہ بالکل فراموش کر دیا ہوا ہے - ان یونیورسیٹیون نے اپنے اغراض و مقاصد کو صاف اور سیدھے سادے قالب مین کبھی نہین ڈھالا - انکے طریقون اور نتایج پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوجاتا ہے - کہ طالب علمونکے دلونمین علمی تحقیق جستجو اور علمی مذاق کا پیدا کرنا اونکے مقاصد مین داخل نہین ہے - کوئی بگڑا دل تو صاف کہدیگا کہ انکا بڑا مدعا فقط یہ رہا ہے - کہ کارآمد کلرک اور منشی بہم پہونچائین - بہرحال یونیورسیٹیون کا مدعا خواہ کچھ ہو - وفادار رعیت کی تعلیم و تربیت اگر جائز مدعا ہو - (جو میری رائے مین صرف جائز نہین بلکہ نہایت اہم مدعا ہے) تو وہ صرف اسی طرح حاصل ہو سکتا ہے کہ اُسپر کامل توجہ کیجائے - انگلستان کے مشہور فلاسفر اور حکیم ہربرٹ سپنسر نے اوس تعلیم پر نکتہ چینی کرتے ہوئے جو انگلستان کی دستی محنت کرنیوالی جماعتون کو اُنمین شہریت اور رعیت کے فرایض کی تعمیل کے قابل بنانیکے لئے دیجاتی ہے جو چند ریمارک کئے ہین - وہ ہندوستان پر بھی ٹھیک صادق آتے ہین - صاحب موصوف فرماتے ہین کہ "یہ عام یقین کہ لکھنا پڑھنا اور حساب کتاب سکھا دینے سے ہم لوگون کو لائق شہری اور رعایا بنا سکتے ہین - بالکل بے بنیاد سا معلوم ہوتا ہے - ہم کبھی امید نہین کر سکتے کہ کوئی شخص کسی خاص کام مین لائق و قابل ہو سکتا ہے جبتک کہ اُسکو اُس خاص کام کے متعلق تعلیم و تربیت نہ دیجائے غالباً اسکا جواب یہ دیا جائے کہ دستی محنت کرنیوالے کو لکھنا پڑھنا سکھانے سے ہم اوسے اس قابل بناتے ہین کہ وہ وسایل واقفیت (یعنی کتب) سے مستفید ہو سکے - اور پھر اُن سے وہ یہ سبق سیکھ سکتا ہے - کہ اپنی قوت تمیز یہ و انتخابیہ کو کسطرح استعمال مین لاوے - اور کہ دیگر مطالعون سے اوسکی قوائے تیز ہوجاوین گے - اور وہ ملکی و سیاسی مسایل کو اچھی طرح سمجھنے کے قابل ہوجائیگا - یہ جواب بالکل درست ہے اور اسمین کلام نہین کہ اس مطالعہ کا میلان بالآخر بہتری کیطرف ہوگا لیکن اگر وہ عرصہ دراز تک ایسے مطالعہ مین مصروف رہے جس سے بجائے اسکے کہ اوسکی عقلیون کی اصلاح ہو وہ اوس کے ذہن مین اور پختہ ہوتی جائین تو اسکا کیا علاج ہے - اسی طرح اگر ایسی کتابین موجود ہون جنسے اوسکے تعصبات کو مدد ملتی ہو - اور اوسکی غلط اعتقادات کو جو طبعی طور پر اوسنے اختیار کر لئے ہون ابلہ فریب دلایل سے تقویت پہونچتی ہو - یا وہ ایسی کتابون کو اپنے پاس نہ پھٹکنے دے جنسے اوسکو اپنی غلطیون پر خبر ہو وہ گمن ہو رہا ہے - آگاہی ہو سکتی ہو تو پھر اسکا کیا تدارک ہو سکتا ہے ؟ - ایسی صورت مین کیا لازمی طور پر یہ نہ کہنا پڑیگا - کہ جو تعلیم دستی محنت کنندہ کو اپنی غلطیون پر اور پختہ کرنیکے سوا اور کوئی مدد نہ دیسکتی ہو تو وہ اوسی شہریت کے قابل بنانیکی بجائے الٹا ناقابل بنا رہی ہے" مسٹر ہربرٹ سپنسر کے یہ الفاظ حرف بحرف ہندوستان کے حسب حال ہین - مثلاً ہم طلبار کو ہندوستان کی اُس زمانہ سے پہلے کی تمدنی اور معاشرتی حالت سے جبکہ انگریزون نے یہان آکر ملک کو اٹھارہوین صدی کی خود مختار تباہی و بدنظمی سے نجات دلوائی تھی بالکل بیخبر رکھتے ہین طلبار کے قابل ابتک کوئی ایسی کتاب نہین لکھی گئی - جس مین اُسوقت کے حالات من و عن موجود ہون - اور جس کے پڑھنے سے ناظرین کے سامنے اُسوقت کی حالت کا ٹھیک نقشہ بندھ جائے - مصالح تو وافر ہے - مگر ہمارے کالجون کے طلبار کی اوس تک رسائی نہین - "کماؤن گزیٹیر" مین درج ہے - کہ کماؤن کے

گورکھ کام نے کسطرح برہمنون کی آنکھون کے ڈھیلون سے تین گڑھے بھرے تھے - سر جان ملکم وسط ہند کے ایک ضلع کی نسبت تحریر فرماتے ہین کہ ایک وقت اوسمین ۱۸۴ شہر اور گاؤن آباد تھے - مگر بعد مین وہ ویرانہ جنگل ہوگیا - ہمارے طلبا یہی نہین کہ اونکو ان واقعات کا کوئی علم نہین - بلکہ دن بدن اُن کے دلونمین یہ غلط فہمی بڑھتی جاتی ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ نے ملک کو مفلس کر دیا ہے - اور کرتی چلی جا رہی ہے - ایسے خیال کا عام اشاعت پذیر ہوجانا میری رائے مین بہت سخت پولٹیکل خرابی کا باعث ہوگا - کیونکہ اس سے لازمی طور پر یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ انگلشیہ گورنمنٹ ملک کے لئے برکت نہین بلکہ لعنت ہے - معنویانہ خیالات کی پیدائش کے لئے اس سے اچھا منبع کوئی نہین ہو سکتا لیکن ساتھ ہی اس تلقین کی بیہودگی کو واضح کرنے سے بڑھکر کوئی آسان کام نہین ہے - اس خیال کی جڑ اس فرضی ادعا اور قیاس سے پیدا ہوتی ہے کہ اُن اخراجات کے لئے جو گورنمنٹ برطانیہ ہند کے مفاد کے لئے انگلستان مین کرتی ہے - ہندوستان سے سونا اور چاندی وہان کھنچا چلا جا رہا ہے - مگر صورتحال اسکے عین برعکس ہے - کیونکہ سیم و زر کی برآمد سے درآمد ۱۲ کروڑ روپیہ زیادہ ہے - اور اسقدر مالیت کا سونا و چاندی ہر سال سب کا سب ملک مین کھپتا ہے - ملک کی زرعی پیداوار اسقدر بڑھ گئی ہے کہ پنجاب مین زمین کی قیمت پہلے سے پنجگنی چھ گنی ہوگئی ہے - بنگال مین مالکان اراضی کے لگانون کی مقدار جو وہ کاشتکارون سے لیتے ہین پچاس لاکھ سے ۱۷ کروڑ ہوگئی ہے اور صوبہ بہار مین اسکی مقدار اسی گنا بڑھ گئی ہے - سرکاری نہرون سے جو زمینین آبپاش ہوتی ہین اونکی سالانہ پیداوار کی مالیت ۳۸ کروڑ روپیہ کے قریب ہوتی ہے - اور ریلونکے ذریعہ سے اندازہ لگایا گیا ہے - کہ ملک کی سالانہ آمدنی مین پانچ چھ کروڑ پونڈ کا اضافہ ہوگیا ہے - پس حق الامر یہ ہے کہ انگریزی حکومت کی قیام کیوقت سے ہندوستان کی حشمت و دولت مین ہر سال کئی ارب روپیہ کی بیشی ہوتی رہتی ہے - اور ولایتی اخراجات سے ملک کے مفلس ہوجانیکی شکایت ویسی ہی بیہودہ اور مضحکہ خیز ہے جیسی کہ کسی متمول آدمی کی یہ شکایت کہ مین مکان کی حفاظت کرنے والے چوکیدار کو پانچ روپیہ ماہوار دینے سے تباہ ہوگیا ہون - لیکن یہ خیال خواہ کیسا ہی لغو کیون نہو کثیر التعداد اشخاص اسے ذہن نشین کئے ہوئے ہین - اور ہر روز سینکڑون سادہ لوح اور صاف دل طلبا اور نوجوانون کے دلون پر جنکو اگر حق الامر بتایا جائے تو وہ اوسے ماننے پر بڑی خوشی سے آمادہ ہین منقش ہوتا چلا جاتا ہے - اسوقت احتیاج اسبات کی ہے کہ کامل و محقق تحقیقات کرکے ہندوستان کی موجودہ حشمت و دولت کا اوسوقت کی دولت و حشمت سے جبکہ ملکہ معظمہ تخت نشین ہوئی تھین مقابلہ کیا جائے - جیسا کہ انگلستان کی نسبت کیا گیا ہے - اس سے مجھے یقین واثق ہے ثابت ہوجائیگا کہ اس ملک کی دولت کم از کم دوگنی تو ضرور ہوگئی ہے - ہم لوگ جو تعلیم کے کام مین مصروف ہین ایسی تحقیقات کرنیکے لئے نہ تو فرصت رکھتے ہین اور نہ واقفیت مطلوبہ تک ہمکو دسترس ہے - ہان اگر چند لائق مبصر اس کام کو کر گذرین تو اس مضر غلطی کی تباہی کے لئے ہمکو نہایت کارآمد اور زبردست ہتھیار ملجائے گا *

مین اسقدر وقت لینے کی حضور سے معافی مانگ کر چند الفاظ اور عرض کرتا ہون - ایک ہی سلطنت کے دامن سے وابستہ ہونیکا خیال ہے جو گذشتہ چند برسون سے انگلستان مین بہت زور پکڑ گیا ہے ایک ایسا آلہ ہے جو ہندوستان کی مختلف اقوام (مسلمانون - سکھون - مرہٹون - اور بنگالیون) کے علیحدہ علیحدہ قومی خیالات اور احساسات کو متحد و یکسان بنانیکی قابلیت رکھتا ہے - یہ قومی خیالات اور احساسات جسطرح انسان کو بلا کسی ذاتی غرض کے مفاد عامہ کی تحریک کر سکتے ہین جسکی مثال یہی کالج موجود ہے - اوسی طرح وہ رنجش و کدورت - مخالفت اور خونریزی کا بھی باعث ہو سکتے ہین - ہان اگر ہم مین وہ یکجہتی پیدا ہوجائے تو پھر پچھلی صورت کا کوئی خطرہ نہین رہ سکتا - اور یکجہتی کا پیدا ہونا چندان دشوار نہین - کیونکہ ہم سب کیا ہندی کیا انگریزی - کیا ہندو کیا مسلمان ایک نہایت ہی شاندار اور مضبوط رشتہ رکھتے ہین - یعنی ہم سب ایک ہی جلیل القدر ملکہ کی رعایا ہین - ہم دنیا کے عظیم ترین سلطنت کے زمرہ وابستگان مین داخل ہین جس سلطنت سے زیادہ آباد - عمدہ انتظام رکھنے والی اور زیادہ باشان و شوکت سلطنت اوس سے پہلے صفحہ دنیا پر نہین گذری - ہم سب یکسان حقوق اور مراعات رکھتے ہین - ہم اوس انگلستان کے تابع ہین جسکی شان مین ایک ادیب کا قول ہے کہ وہ "آزاد قومونکا بڑا معلم ہے" - ہماری بحری طاقت دنیا کے سمندرون کی مالک اور ہماری قوت و شوکت کی محافظ ہے - ہماری فوج مین ملکہ معظمہ کے زیر سایہ بسنے والی کل قومون کے بہادر دوش بدوش نبرد آزما ہوتے ہین - اور کسی بادشاہ کو ایسے جان نثار اور بہادر سپاہی نصیب نہین ہوئے - جیسے کہ ہماری ملکہ معظمہ کی دیسی فوج مین ہین - ہمکو اپنے طلبا کے دلونپر اس عظیم الشان سلطنت کی عظمت اور گوناگونی نقش کرنے چاہئے - ہم کو اونہین محدود الخیالی کے دائرہ سے نکال کر جسمین وہ آبا و اجداد کیوقت سے گھرے چلے آتے ہین - سلطنت انگلشیہ کے حسب حال وسیع الخیالی کا معتاد بنانا لازم ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اونمین تاج انگلشیہ اور اپنے جلیل القدر قیصرہ کی وفاداری کی محبت بلکہ ایسا عشق پیدا کردین کہ وہ حضور ممدوحۃ الشان کی باشان و شوکت سلطنت مین پیدا ہونیکے فخر پر نازان ہون "

تقریر نواب وائسرائے

مسٹر بیک کی تقریر ختم ہونے پر نواب وائسرائے نے حقدار طلباء کو انعام تقسیم کرکے مندرجہ ذیل تقریر کی -

"سر سید احمد و صاحبان :- آپنے جو ایڈرس پیش کیا ہے اسکی بابت شکریہ ادا کرتے ہوئے مین آپکی عنایت پر سب سے پہلے اور ایک دعوی کرتا ہون - بات یہ ہے - کہ پچھلے ہفتہ مجھے زکام سے سخت تکلیف رہی ہے جس سے میری آواز بیٹھ گئی ہے - اسلئے مجھے شک ہے کہ مین آپکو اپنی تقریر اچھی طرح نہ سنا سکونگا - اور اس لئے کسی حد تک اپنا جواب مختصر کرتا ہون - مین آپکو یقین دلاتا ہون کہ آج مجھے علیگڈھ کالج مین آنے سے بہت مسرت ہوئی ہے - آپ جانتے ہین بہت ہی قریب عرصہ تک مجھے یہان آنیکی کوئی توقع نہین تھی - اور مجھے یہی امید تھی کہ مین اسوقت دور مشرق مین برما کے صوبہ مین ہونگا - جو سلطنت کے تمام صوبجات کا سب سے چھوٹا بھائی ہے - مگر بہت ہونہار اور ترقی پذیر ہے - مین صدق دل سے کہتا ہون کہ مجھے وہان نہ جانیسے سخت مایوسی ہوئی ہے - اور مجھے دوسرونکے مایوس کرنیکا بہت رنج ہوا ہے - کیونکہ اب مین اپنے تجربہ سے جانتا ہون کہ جب قیصرہ ہند کے نائب کے آنیکی امید ہوتی ہے تو ہر ایک جگہ دلی خلوص سے تیاریان کیجاتی ہین - مین امید کرتا ہون کہ میرے برما والے دوست یقین کرینگے کہ اسموقعہ پر مینے صرف لازمی فرض کے باعث وہانکا جانا ملتوی کیا ہے - اس التوا کے بعد جب مینے سوچا کہ مین وہ باقی چند روز کیا کرون جنکی میرے کلکتہ مین پہونچنے سے پہلے گنجائش ہے تو سب سے پہلے جو بات مجھے سوجھی وہ یہ تھی کہ مین علیگڈھ جاؤن - (چیرز) یہ خیال پہلی دفعہ ہی میرے دل مین نہین آیا - مگر پہلے موقعونپر گنجائش نہین ملی تھی - اور جبکہ آج مجھے آپکے پاس موجود ہونیکی مسرت حاصل ہوئی ہے تو مجھے آپکا بہت شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ آپنے اسقدر تنگ وقت مین میری خواہش قبول کی ہے صاحبان مین خیال کرتا ہون کہ یہ عام طور پر مشہور ہے کہ یہ کالج صرف مسلمانون کی کوششون کا نتیجہ ہے جو ہمارے معزز دوست سر سید احمد کی زیر نگرانی کی گئی ہین (چیرز) آپنے اپنے ایڈرس مین جو ابھی میرے پیش کیا گیا ہے بہت صحیح طور پر کئی مربیون کے نام بیان کئے ہین وہ نہ صرف آپکی جماعت ہی کے ہین جسمین سے آپنے ہز ہائینس نظام کی فیاضی کا خصوصیت سے تذکرہ کیا ہے - بلکہ دیگر مذاہب کے مربیون کے بھی نام لئے ہین جنکو آپنے فراموش نہین کیا ہے - (چیرز) اس موقعہ پر بجز ایک ریمارک کے مجھے مالی امور کا تذکرہ چھیڑنے کی ضرورت نہین - بیشک ہر ایک شخص کثیر آمد کے فائدہ کو تسلیم کرتا ہے - (سنو سنو) لیکن ایک بات اور بھی ہے جسکو مین تعلیمی اوقاف کے ذاتی تجربہ سے کثیر آمد کے مساوی مفید خیال کرتا ہون - اور وہ امر یقینی آمد ہے (سنو سنو) کالج کی کامیابی زیادہ تر اس وقت پر موقوف ہوتی ہے جو اسنے پبلک کے دلونمین حاصل کی ہو - اور یہ ظاہر ہے کہ کالج کو کوئی دفتر نہین ملسکتا - اور نہ وہ اوسے قایم رکھ سکتا ہے - جبتک کہ وہ کئی سالون تک اپنی مساعی جمیلہ کو جاری نہ رکھ سکے اور مین یقین کرتا ہون کہ عمدہ تعلیم کے کام مین اسوقت تک استقلال ہونا قریباً ناممکن ہے جبتک کہ اسکی آمد مین بہت کمی بیشی ہو اور یہ ہمیشہ ہوتی رہے (چیرز) اسوجہ سے مین کہتا ہون کہ کالج کیواسطے صرف خرچ کے برابر فنڈ ہی نہین ہونا چاہئے - بلکہ اسکے واسطے کافی خرچ پیدا کر سکنے کے قابل مستقل اور محفوظ سرمایہ کا ہونا بہت ضروری ہے *

* مجھے ٹھیک معلوم نہین کہ آپکا اس بارہ مین کیسا حال ہے لیکن مینے یہ چند ریمارک بطور عملی مشورہ کے اپنے تجربہ سے کئے ہین - جو شاید اون لوگون کیواسطے مفید ہون - جو اب یا بعد مین کالج کو فائدہ پہونچانا چاہین - (باقی آئندہ)

اشتہار

اخبار حبل المتین جس کے اندر بہت سے اہل زبان ہیں اور عبارت انکی بہت سلیس موافق محاورات حالیہ ایران مشتمل بر مضامین عالی و مطالب مفید بزبان فارسی کلکتہ لوہیت پور روڈ نمبر ۲۵ سے ہر دوشنبہ کو چھپکر شائع ہوتا ہے طلاب اور محصلین کے لئے زبان فارسی کیواسطے غایت درجہ مفید ہے۔ اس میں شک نہیں کہ چند مدت سے اس اخبار کا مطالعہ کتب درسیہ مروجہ ہندوستان مثل گلستان و بوستان و ابوالفضل و دیگر مجلدات مطولات کے سالہا سال پڑھنے سے بیشتر مفید ہے اور تمام ہندوستان میں صرف یہی ایک اخبار زبان فارسی میں شایع ہوتا ہے علاوہ ان خوبیوں کے بخط خوش ایرانی۔ کاغذ ولایتی قسم اعلے ۱۲ صفحہ ڈائی سائز پر بہت صاف اور روشن طبع ہوتا ہے۔ دوسرے بنظر رفاہ عام و قلت استعداد طلاب اور نیز انکی حال پر رعایت کے سالانہ ۵ ششماہی سے دو سہ ماہی للعہ محصولڈاک قیمت مقرر کیگئی ہے اور چار آنے کا ٹکٹ ارسال کرنیسے ایک نسخہ بجہت نمونہ روانہ کیا جاویگا اور بدون وصول قیمت پیشگی اخبار کسی کے نام ارسال نہوگا

منقولات

تجارت

دنیا کی دولتمندی اور حصول علوم مختلفہ اور واقفیت قوانین اقوام عالم کا جو سب سے بڑا اور نہایت فراخ شاہراہ ہے۔ وہ تجارت ہے جسکی تعریف نہایت مختصر الفاظ میں تبادلہ ہے۔ یہہ تبادلہ خواہ محض خیالات کا ہو یا تبادلہ اشیاء بالاشیاء یا تبادلہ اشیاء بالنقد +

جب انسان ایک دوسرے سے ملتا ہے تو باہمی تبادلہ خیالات سے جو ایک دوسرے کو فائدہ پہنچتا ہے۔ وہ درحقیقت مالی فائدوں سے بہت کچھ بڑھا ہوا ہے۔ اور اگر سچ پوچھا جائے تو کل آئندہ مالی فائدوں کی جڑ یہہ خیالی تجارت یعنی درستی خیال اور واقفیت تدابیر مختلفہ ہے اور یہی تجارت کا پہلا اور موثر اور مضبوط زینہ ہے تجارت سے صرف حصول زر ملحوظ نہیں ہے۔ تجارت جوہر عقل کے توسیع کا نہایت عمدہ آلہ تجربات کا مخزن اور معلومات کا معدن اور اپنے ابنائے جنس و دیگر مخلوق خدا کے حالات معلوم کرنیکا بینظیر ذریعہ ہے قطع نظر ان تمام اقوام کے جو تجارت کو مذہبا اور اعتقادا قابل پرستش کے سمجھتے ہیں۔ اور بعض مشہور اقوام نے بعض روشن سیاروں کو دولتمندی اور تجارت کا خدا قرار دیا ہے۔ مسلمانوں نے بھی اس مبارک پیشے کو نہایت عزت اور واجبی توقیر سے اوائل زمانہ سے مانا ہے اور کیوں نہ ہو ہمارے دین و دنیا کے ہادی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے علاوہ اپنے اور بیمثل خصائل اور عادات کے تجارتی اولوالعزمیوں اور دیانتداری سے جو تجارت کا اصل الاصول ہے عوام عرب اور خاصکر حضرت خدیجۃ الکبرا کی نظروں میں اس درجہ تک اعتبار پیدا کیا تھا کہ جب اسلام کی اشاعت آنحضرت صلعم نے اپنے ذمہ لی تو چونکہ ان کے دشمنوں نے آپ کو پہلے ہی نہایت صادق القول دیانتدار اور پکا ایماندار تسلیم کر لیا تھا۔ اسلئے کوئی الزام بدنیتی یا بے ایمانی کا کبھی نہ دیسکے اور ہمیشہ خود واقعات سابقہ متعلقہ ایام تجارت حضرت صلعم کی ڈیفنس کرتے رہے اسکے علاوہ دنیائے اسلام میں جو بڑے اشخاص گذرے ہیں۔ اور جنہوں نے قوم کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو سنبھالا ہے۔ ان میں سے اول نام حضرت ابوبکر صدیق رض کا لیا جاتا ہے جنہوں نے اسلام لانے سے پہلے اور اسکے بعد بھی نہایت دیانتداری سے تجارت کی تھی علی ہذا حضرت عثمان غنی رض اور دیگر صحابہ کبار ہمیشہ تجارت کرتے رہے ہیں +

بوجہ بالا مسلمانوں کے یہاں بنظر دینی اور دنیاوی فلاح کے تجارت ایک مستحسن اور ضروری چیز ہے اور جہانتک اسکی کوشش اور اقوام شائستہ کی پیروی اور اپنے برگزیدہ ہادی کا تتبع کیا جائے مستحسن سمجھا جاویگا +

ہمارے آئندہ کے بیان سے جو اکثر واقعات تجارت کا لب لباب ہے مسلمانوں کی گذشتہ اور موجودہ تجارت کا خاکہ سامعین کی نظروں میں پھر جائیگا قبل اسکے کہ میں اپنے مضمون کو شروع کروں اس امر کا اظہار ضروری ہے کہ مسلمانوں میں خصوصا حیدرآباد میں جو سکون بلکہ کسیقدر نفرت خیز خیال تجارت کیطرف تھا۔ وہ رفتہ رفتہ زائل ہوتا جاتا ہے اس تجارتی سکون اور نفرت کی دو بڑی وجہیں تھیں۔ اول یہہ کہ ملک کی حالت خود مطمئن نہ تھی جو تجارت کے لئے سب سے ضروری بات ہے۔ دوسری یہ کہ تجارت علی العموم چھوٹے درجے کے لوگ کرتے ہیں جس سے اعلے طبقے میں کسی قسم کی طمع اور جوش نہیں پیدا ہوتا لیکن جب یہ معلوم ہوا کہ ہندوستان محض تجارت کی بدولت سلطنت انگلشیہ کے ہاتھ لگا۔ اور وزیر اعظم گلیڈسٹون کے بھائی کلکتہ میں دوکان رکھتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہمارے ملک کے ہونہار اور اولوالعزم اور متمول اشخاص اپنے اوقات اور مال کو اسکی جائز توسیع اور ملک کی بہبودی میں صرف نہ کریں۔ اسکے علاوہ تجارت فی نفسہ اپنے ملک کی خدمت ہے اور جسقدر اسکے ذرائع وسیع ہونگے اسی قدر ملک کی بہبودی اور خیرخواہی متصور ہوگی۔ اور الحمد للہ کہ اس مادہ کی ہمارے اہل ملک میں کسی طرح کمی نہیں ہے جس بات کی کمی ہے وہ تجارتی روح ہے یعنی ہمارا ملک نعمات الٰہی سے مالامال ہے۔ مگر جسد بیجان کی طرح غیر متحرک ہے۔ اگر اس میں حرکت دینے والی قوت نفوذ کیجائے تو بہترین نتائج کی امید ہو سکتی ہے اور خدا کا شکر ہے کہ ضروریات زمانہ نے اس میں ایک زور آور حرکت دی ہے۔ چنانچہ اس غیر مترقبہ نمائش کے وجود سے آئندہ ہمارے ملک کی تجارت و صنعت پر بہت اچھا اثر پڑنے والا ہے۔ اس نمائش نے ہمکو بتا دیا کہ ہم دنیا کے بازار میں کس قدر پیچھے پڑے ہوئے ہیں ہماری مصنوعات زمانہ کی نظروں میں کیا وقعت رکھتی ہیں اور جو دستکاریاں ہمارے ملک میں اسوقت موجود بھی ہیں وہ کن وجوہات سے اب تک قائم ہیں اور آئندہ کے قیام و دوام کے کیا اسباب و ذرائع ہیں۔ اور جو ضروری اسباب ہماری روزمرہ کی ضرورتوں کے لئے ہیں انکیواسطے کہانتک ہم غیر کے محتاج ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ہماری رگوں میں جو غیرت اور حمیت کا لہو ہے۔ اس میں غیر معمولی حرکت پیدا ہو گئی ہے۔ اگر ایسے محرک اسباب اس ملک میں گاہ گاہ ظاہر ہوتے رہیں تو ہمکو یقین ہے کہ ہمارا یہ ملک جو یورپ کے بہت سے خود مختار ملکوں سے زیادہ زرخیز اور وسیع ہے بہت جلد شائستہ ممالک کی فہرست میں داخل ہو کر ممالک غیر کے بازاروں کو اپنی مصنوعات سے مالامال کر دیگا +

تاریخ تجارت

تجارت کی ابتداء بجز قیاسات کے کوئی بتلا نہیں سکتا۔ اس میں تو کچھ بھی شک نہیں کہ تجارت باقاعدہ تحریر کے زمانہ سے بہت پہلے ہے تجارت ایک ایسا ضروری جزو ہے جو انسان کے ساتھ منوط و مربوط چلا آتا ہے جس سے بآسانی ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ غالبا تجارت کا آغاز ان گرم ملکوں میں ہوا ہے۔ جہاں کثرت سے آبادی تھی اور قرین قیاس یہہ ہے کہ سب سے پہلے کثرت آبادی مصر میں دریائے نیل پر اور شام میں دریائے فرات پر اور ہندوستان میں دریائے گنگ کے کنارے پر ہوئی ہو +

سب سے پہلے تجارت کا طریقہ اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص بطور خود ایک پیشہ کرتا تھا۔ اور جب اسکو اپنے رفع ضروریات کے لئے کسی ایسی شے کی ضرورت ہوتی جو اسکے پیشے سے خارج ہوتی تو وہ اپنی ساختہ شے لیکر بغرض تبادلہ اپنے دوسرے پیشہ ور کے پاس جاتا۔ کیونکہ سکہ کا رواج نہ تھا اگر اس دوسرے پیشہ ور کو اس شے کی ضرورت ہوتی جو معاوضہ میں آتی ہے تو اسے قبول کر کے مطلوبہ شے طالب کے حوالے کر دیتا ورنہ وہ اپنی ضرورت کی دوسری شے بتلاتا اور اس طالب کو اسکی تلاش میں سہ معاوضہ اپنی ساختہ شے کے جانا پڑتا۔ اسیطرح ایک شخص کو مختلف جگہ کسی ایک شخص کے تلاش کئے جانیکی ضرورت پڑتی۔ دنیا کی تاریخ میں سب سے پہلے عربوں کی تجارت کا تحریری پتہ ملتا ہے۔ جو حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں سے خرید کر کے اپنے تجارتی مال کے ساتھ کنعان سے مصر کو لیگئے تھے بہت سے قرائن اور تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ تجارت کی ابتدا عرب شامی مصری اور ہندیوں سے ہوئی ہے +

اوائل ایام میں جو شہر تجارت میں مشہور تھے۔ وہ ٹائر اسکندریہ کارتھیج اور رومیہ وغیرہ تھے شہر اسکندریہ سکندر اعظم کی اعلے درجہ کی دوربینی اور خداداد عقل کی زندہ مثال ہے جو آجتک ایشیاء افریقہ اور یورپ کی روزافزوں ترقی کی منڈی ہے اہل اسلام اپنے زمانہ میں تجارتا کل اقوام سابقہ سے بڑھ گئے تھے اور انہوں نے اپنے فتوحات روزافزوں کے ساتھ نہایت عمدہ عمدہ موقعوں پر منڈیاں قائم کی تھیں چنانچہ حضرت عمر نے ہندوستان کی تجارت کیلئے شہر بصرہ کی بنیاد قائم کی خلیفہ منصور نے بغداد بسایا قسطنطنیہ کو سلطان محمد ثانی نے فتح کر کے اپنا مستقر سلطنت قرار دیا سکندریہ جبرالٹر اور عدن وغیرہ کی تجارت کو مسلمانوں نے بہت کچھ ترقی دی۔ غرض جسطرح بندرگاہ سکندریہ کو ایک نہایت عمدہ موقع تجارت پر سکندر اعظم نے آباد کیا تھا جو اسکی عقل و فراست کی شاہد حال ہے اسیطرح بہت سے نامی تجارتی شہر جو کلید بحر و بر قرار دیئے جاتے تھے مسلمانوں کی دوربینی اور تجارتی تبحر کی یادگار ہیں مثلاً بصرہ بغداد جبرالٹر عدن وغیرہ

عربوں کی تجارت

جب ساتویں صدی عیسوی میں عربوں نے بعہد خلافت حضرت ابوبکر و عمر ملک شام۔ مصر اور ایران کو فتح کیا تو اُن ملکوں میں فاتحین تجارت کو بہی اپنے ساتھ ہی ساتھ لیتے گئے +

تمام اہل یورپ کی شائستہ قومیں اسوقت بھی مقر ہیں کہ عرب کے برابر کوئی قوم ایسی نہیں ہوئی کہ جسنے اس خوبصورتی اور تیزی کے ساتھ دنیا میں عروج حاصل کیا اور تہذیب و تجارت پھیلائی ہو۔ عربوں نے اسقدر ذکاوت اور ذہانت دکھائی اور ترقی میں جلدی سے ایسے درجے کو پہنچگئے کہ جسکی مثال بجز وہم و خیال کے اور کہیں عالم امکان میں نظر نہیں آتی۔ سلطنت روم کو جو کمال اپنے اچھے سے اچھے زمانہ عروج میں حاصل ہوئے تھے۔ عربوں نے ایک ہی صدی میں مذہب اسلام اور زبان عرب کو اُس سے کہیں زیادہ وسیع اور سرسبز ملکوں میں پھیلا دیا۔ مشرق میں سرحد چین سے لیکر مغرب میں فرانس کے میدانوں تک تمام ملک خلفاء عباسیہ کا اطاعت گذار اور فرمانبردار تھا۔ اور افریقہ میں بہی انہیں کا سکہ چلتا تھا۔ ایشیا میں بہی مسلمانوں کا ملک اتنا وسیع تھا کہ جسکا رقبہ تمام ملک یورپ سے زیادہ تھا جہاں اسلام کا جہنڈا گیا۔ اُس جگہ تہذیب نے نہائت جاہ و جلال کے ساتھ اپنا جلوہ دکھایا۔ عربوں نے دنیا کے علوم قدیمہ کی ہزاروں کتابوں کا ترجمہ کیا اور نہائت کوشش سے اُنکو سیکھا رفتہ رفتہ علم فلاحت صنعت اور فلسفہ میں اُنہوں نے ایسا کمال حاصل کیا۔ کہ اہل روم اور یونان کے ہنرمندوں اور علماؤں کو نظر حقارت سے دیکھنے لگے اور درحقیقت یہہ لوگ اُن کے کمالات کے سامنے وحشی سے معلوم ہونے لگے تہے۔ اُنہوں نے مدارس اور بیت العلوم قائم کئے علم ادب میں جان ڈالی نظم اور موسیقی میں ترقی کی اور فن تعمیر میں تو ایسا کمال حاصل کیا۔ کہ بے نظیر مکانات کی تعمیر سے دنیا کا رنگ ڈھنگ ہی بدل گیا۔ اور ایک نئی دنیا بنگئی جنکا قدیم زمانہ میں کبہی کسی کو خیال بھی نہ تھا سچ ہے کہ نقاشی اور معماری کا جاہ و جلال اور شان و شوکت انہوں نے اسدرجہ کو پہنچایا تھا کہ اسوقت تک باوجود ہر گونہ ترقی کے فن تعمیر عربوں کی تعمیرات کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ۱۰۰۴ء میں سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان پر چوتھا حملہ کیا تو اُسوقت مسلمانوں ہی نے باروت کا علم دنیا میں پھیلایا یہ تو ٹھیک معلوم نہیں کہ باروت کا موجد کون ہے۔ کیونکہ چینی لوگ دعوی کرتے ہیں کہ وہ اسکے موجد ہیں لیکن اگر یہہ بھی تسلیم کر لیا جائے تو تب بہی دنیا میں اُسکی شہرت دینیوالے تو مسلمان ہی ہیں اور فی الحقیقت اُسکی عزت اہل اسلام کے نام پر ختم ہے +

اسبات پر مورخین کا اتفاق ہے۔ کہ جب رومیوں کی سلطنت کو عروج ہوا تھا۔ تو اُسوقت رومیوں نے مفتوحہ ملکوں کو لوٹکر اپنی دارالسلطنت اور اپنے ملک کو آراستہ کیا تھا۔ اور اپنے ملک کی رونق بڑہائی تہی خلفاء عرب نے نہ تو کسی ملک مفتوحہ کو کبہی لوٹا اور نہ کسی ملک سے مال و اسباب لاکر اپنی دارالسلطنت کو رونق دیا بلکہ خود ممالک مفتوحہ کے بہت سے مقاموں پر ہزاروں شہر بسائے اور اُنکو رونق دی اور تجارت و صنعت کی منڈیاں اور کارخانے جابجا قائم کئے۔ دمشق بغداد۔ بلخ اور مرو یہہ مشرق میں بڑے بڑے عالیشان شہر تھے۔ یہانکی تجارت ابتک زبان زد خاص و عام ہے۔ اسیطرح افریقہ میں قاہرہ۔ اسکندریہ اور ملک اوندلس میں غرناطہ۔ قرطبہ۔ سیول وغیرہ تھے۔ شمالی عرب میں جہاں بابل کے بڑے بڑے میدان ہیں وہاں سے عمدہ اور عجیب و غریب نہریں نکالیں کہ جس سے وہ ملک سیراب و آباد ہو گیا ملک اوندلس کی نہروں سے اُس جگہ ایسی سرسبزی پھیلی کہ ضلع کے ضلع باغ نظر آنے لگے اور جہاں بحیرہ فارس کے کنارونپر ویرانہ تھا وہاں شہر بس گئے۔ بحیرہ خضر کے کنارے جابجا تجارتی منڈیاں اور سوداگری کا لین دین ہونے لگا۔ مصر میں از سر نو جان آگئی۔ شمالی افریقہ میں وہ رونق ہوئی کہ جسکو دیکھنے سے آنکھیں روشن ہوتی تھیں۔ مراکو میں دستکاری و صنعت و حرفت و تجارت کو ایسی ترقی ہوئی کہ بائد و شائد اُنہوں نے جتنے ملک فتح کئے اُن میں سے سب سے زیادہ اُنکی فتح سے اندلس کو فائدہ پہنچا۔ جہاں اُنہوں نے آٹھ سو برس حکومت کی اور ملک کو ایسا سرسبز کیا کہ جسکو اگر آپ تفصیل وار بیان کریں تو اُسکی تباہی یاد کرکے رونا آتا ہے۔ اُس زمانہ میں جب عربوں کی بادشاہت تھی تمام حال کی شائستہ قومیں جہالت کی پستی میں پڑی ہوئی تھیں اور چاروں طرف دنیا میں شب دیجور کی سی تاریکی چھا رہی تہی صرف عربوں ہی کے ممالک مفتوحہ میں مدرسے اور بیت العلوم جاری تھے فلسفہ اور تاریخ کی پودی اسجگہ لگائی جا رہی تہی۔ اور یہیں سے اُسنے نشو و نما پاکر جوانی حاصل کر لی تہی۔ تمام یورپ سے عیسائی امراء اور تجار کے بچے انہیں شہروں میں آتے تہے اور تعلیم پاتے تہے معاش دنیوی کے علوم سیکہتے تہے اسی جگہ پر مسلمانوں نے کاغذ بنانا ایجاد کیا جسکے سبب سے آج تمام دنیا میں علوم کی اشاعت ہو رہی ہے۔ مسلمان بادشاہ اور امیر جب عیش عشرت میں زیادہ مبتلا ہو گئے۔ تو اسوقت انکو طرح طرح کی لذت دنیوی کیطرف رغبت پیدا ہو گئی۔ پھولدار باغ لگائے جانے لگے اقسام اقسام کے عطر اور خوشبوؤں کا استعمال ہونے لگا۔ بڑی شاندار اور شاہانہ عمارتیں بننا شروع ہوئیں۔ مکانات کے گرد نہریں حوض بنائے گئے جس میں نہائت صاف شفاف پانی رہتا اور بہتا تھا۔ نہائت عمدہ لباس اور قیمتی پوشاکیں زیب بدن ہونے لگیں۔ سرود و نغمہ کا شوق اُٹھا۔ بربط نواز اور مطرب پیدا ہوئے شعر و سخن کو عروج ہوا خوبصورت اور حسین اور باہ جبین عورتوں کی تلاش شروع ہو گئی اور یہانتک کہ ہر شے کے حسن و جمال اور نزاکت و لطافت کی خواہش نے اپنا جلوہ دکھایا۔ اور ان سب ضرورتوں کے رفع کیلئے ضرور ہوا کہ ملک کے آدمی صاحب کمال اور تجار ہوں۔ عربوں کی تجارت بہت کچھ براہ خشکی بہی ہوتی رہی اوندلس سے لیکر چین کی سرحد تک سڑکوں کا بڑا جال پھیلا ہوا تہا۔ ان سڑکوں کے کنارے ہزاروں شہر اور قصبے آباد تہے جن میں سے ہزاروں سوداگروں کے قافلے گذرا کرتے تہے۔ سوائے اسکے ہر سال حج کیواسطے مسلمان لوگ دور و نزدیک سے آتے اور ایک دوسرے کو دیکہتے اور آپس کے میل جول سے ہر قسم کی تجارت کی بڑی ترقی ہو گئی تہی جس راہ سے قافلے گذرتے تہے وہاں بڑے بڑے شہر بس گئے تہے اور انکی ضرورتوں کے رفع کرنے کیلئے تجار مال لاتے تہے۔ اور اُن شہروں میں بیچتے تہے۔ آپس میں مسلمان ایکدوسرے کی چیزوں کو دیکہتے تہے اور نئی نئی صنعت اور اقسام اقسام کے نئے نئے تکلفات کا علم حاصل کرتے تہے عرب لوگ مشرقی چین اور تاتار تک جاتے اور وہاں سے مال اور اسباب لاتے اور لیجاتے تہے۔ شمال میں بحیرہ خضر اور بحیرہ ارال سے بہی آگے بڑھکر روسیوں کے ملک میں پہنچتے تہے اور جنوبی ملکوں سے اونی اور ریشمی کپڑوں کو لیجاتے اور وہاں سے اُنکے عوض سمور اور شہد وغیرہ لاتے تہے۔ ایشیا میں جو مسلمانوں کی مصنوعات ہوتی تہیں وہ تمام روئے زمین پر عمدہ خیال کی جاتی تہیں اور ہر جگہ اُنکی شہرت تہی +

دمشق کے چاقو چھری راجس کے قلم تراش سے زیادہ مشہور تہے۔ تلوار وہاں بے نظیر بنتی تہی اُنکے اوپر عجیب و غریب نقاشی ہوتی تہی جسکو دمشقی کام بولتے تہے۔ اس جگہ دمشق میں ایک قسم کا کپڑہ بنا جاتا تہا جسکے اوپر نقش و نگار اُبہرے ہوئے رہا کرتے تہے طرابزون کے ارغوانی منقش اور مشجر دیوار گیریاں مشہور تھیں اصفہان کا سوت نہائت باریک اور بے نظیر ہوتا تہا۔ مرو ریشم کی تجارت کا مرکز تھا۔ اور ہرات میں بے بہا قالین بنا کرتے تہے۔ اندلس میں قرطبہ کے ادیم اور نقرئی کام اول درجہ پر تھا۔ اور اُس شہر کی اُسوقت ایسی رونق تہی کہ صرف ایک شہر میں چھ سو مسجدیں اور ایکہزار حمام تہے اور دو لاکھ گھرانوں سے زیادہ صنعت اور حرفت کے کاموں میں لگے ہوئے تہے اور اسی پر بس نہیں کہ یہی ایک شہر وہاں اس شان و شوکت اور رونق کا ہوا۔ بلکہ اندلس میں بہت سے شہر اسیطرح پر تہے اور وہاں ایسی ہی تجارت اور صنعت ہوتی تہی۔ اور نہائت خوشحال اور فارغ البال تہے محنت مزدوری سے کسیکو عار نہ تھی۔ کوئی قوم اور فرقہ ہنر آموزی سے نہ تو جی چراتا تہا۔ اور نہ اُسے موجب شرمندگی اور ذلت سمجہتا تہا۔ بلکہ بموجب اہل حدیث کے الکاسب حبیب اللہ حرفہ کی عزت کیجاتی تہی۔ اگرچہ اہل عرب کی تجارت تری میں بہی کچھ کم نہ تہی مگر بہ نسبت جہازی تجارت کے خشکی کی تجارت بدرجہا بڑھی ہوئی تھی۔ شام کے ملک جو کنعانیوں کی بندرگاہیں تھیں وہ عربوں کی سلطنت میں از سر نو زندہ ہو گئی تہیں سسلی اور سارڈینیا اور ملک اطالیہ کے جنوبی حصوں پر بہی اُنہوں نے قبضہ کر لیا تہا۔ اور مصر کی تجارت وہی قدیم زمانہ کی سی تہی۔ درحقیقت وہ تمام ان شہروں کی تجارت کے مالک تہے۔ جو بحیرہ روم کے کنارے پر آباد تہے بحیرہ قلزم اور خلیج فارس کے کنارونپر بہت بڑی تجارت پھیلی ہوئی تہی۔ اور دریائے سندھ و ساحل مالابار اور سراندیپ سے گذر (جزائر سماٹرا جاوا بورنیوا اور اُسکے بھی آگے تک تجارت کیلئے جایا کرتے تہے ۷۸۷ء میں عربوں کی بہت سی سوداگری جہاز چین تک پہنچے تہے۔ مگر خشکی

ء کو وہ زیادہ پسند کرتے تہے۔ اور اسی سبب سے تجارتی جہاز چین کو بہت کم جاتے تہے۔ قافلے براہ خشکی جاتے اور ایشیائی تجارت وہاں سے لاتے اور لیجاتے تہے + اب ہم جدے جدے ممالک کی تجارت کا حال بطور خلاصہ کے ظاہر کرینگے جس سے معلوم ہوگا کہ جیسا کہ عربوں کی تلواروں نے ملک کے ملک فتح کر لئے تہے [illegible]

اسلامی خبریں

فہرست زر چندہ برائے مجروحین عساکر عثمانیہ و مظلومین کریٹ

جو دفتر وکیل میں موصول ہوا

	روپیہ	آنہ	پائی
میزان مندرجہ اخبار وکیل مورخہ ۲۹ - نومبر ۱۸۹۷ء	۱۳	۲	۳
جمعدار جناب عبد العزیز صاحب از چمن	۵	۰	۰
جناب منشی عبد اللطیف صاحب شاطر از وانمباری	۳	۰	۰
میزان	۲۱	۲	۳

سلطنت عثمانیہ میں تجارت کی ترقی - دیگر ایشیائی ممالک کی طرح ٹرکی میں بھی اب سے چند سال پیشتر جو تھوڑی بہت مشترکہ سرمایہ کی کمپنیاں تجارت ساہوکارہ یا تعمیر ریلوے وغیرہ کے لئے موجود تھیں وہ تقریباً سب کی سب یورپین لوگوں کی ملکیت تھیں - مگر امیر المومنین کے ظل عاطفت میں اب خاص عثمانی رعایا اور خالص ترکوں کو بھی اسطرف توجہ ہو گئی ہے اور انکی کئی مہتم بالشان کمپنیاں قائم ہو گئی ہیں جنکا کام روز افزوں ترقی پر ہے - اور وہ آہستہ آہستہ یورپین کمپنیوں کی جگہ لیکر انکو میدان سے ہٹا رہے ہیں جن میں سے کئی سابقہ اجاروں کی میعاد ختم ہونے پر لاچار اپنے کاروبار کو بند کر کے سلطنت عثمانیہ سے بوریہ بستر اٹھا کر اپنا راستہ لے رہے ہیں اور کئی توسیع میعاد کیلئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں - عام تجارتی اصول کے لحاظ سے یہ امر چنداں فرحت بخش نہیں تصور کیا جا سکتا - مالی معاملات کے واقفکار تو یہہ آرزو ظاہر کرینگے کہ کسی ملک کی تجارت و دولت میں اسیوقت ترقی ہو سکتی ہے جبکہ موجودہ کاروبار کی مقدار میں اضافہ ہو - اگر وہی کاروبار ایک ہاتھ سے نکلکر دوسرے میں چلا جائے اور اس تغیر و تبدل میں واقعی اضافہ بہت تھوڑا ہوا ہو تو اسے اصلی ترقی نہیں کہا جا سکتا - مگر سلطنت عثمانیہ کیلئے محض یہہ تغیر ہی بذاتہ کچھ کم مفید نہیں اسکی مشکلات کے حصہ کثیر کا باعث وہ اجنبی لوگ ہیں جو تجارت و بیوپار کی غرض سے وہاں مقیم ہیں - اور جنکی وجہ سے ممالک اجنبیہ کو سلطنت کے اندرونی معاملات میں دست اندازی کرنیکے لئے ہر وقت بہانے ملتے رہتے ہیں - علاوہ بریں مقدار میں کوئی اضافہ نہ سہی - کیا یہ تھوڑی بات ہے کہ اب ترکوں کو بھی جنہیں پہلے اپنے ملک کی تجارت سے کوئی فائدہ نہ تھا کچھ نہ کچھ حصہ ملنا شروع ہو گیا ہے البتہ اس میں کلام نہیں کہ ابھی اور کچھ عرصہ تک ممالک عثمانیہ بیرونی سرمایہ کی مدد کے بغیر پوری ترقی نہیں کر سکتے کیونکہ اندرونی خوشحالی اور تجارت و زراعت کے فروغ کیلئے ریلوے - انہار - دریاؤں کی پشتہ بندی اور ڈرینج وغیرہ لازمی امور ہیں - اور یہہ کام زر کثیر کے صرف کے بغیر بہم نہیں پہنچ سکتے جسکے ابھی تک گورنمنٹ عثمانیہ یا اسکی رعایا اپنی گرہ سے خرچ کرنیکی استطاعت نہیں رکھتی - اور خوشی کا مقام ہے کہ نہ صرف اس قسم کی تعمیرات اہم کیلئے ہی بیرونی سرمایہ بمقدار کثیر ٹرکی میں داخل ہونا شروع ہو گیا ہے بلکہ پرانی مشترکہ کمپنیوں میں سے بھی اکثر ترکی تاجروں کی رقابت سے دل تنگ ہو کر اور میدان کو دونوں کے لئے کافی وسیع سمجھکر اپنا کاروبار قائم رکھنے پر مائل ہیں - چنانچہ اس قسم کی مشترکہ کمپنی موسومہ عثمانیہ کمپنی تبادلہ کے حصہ داروں نے جسکا پچیس سالہ اجارہ ۲۳ - نومبر ۱۸۹۷ء کو ختم ہو گیا ہے - اس امر کے تصفیہ کیلئے کہ آیا کاروبار بند کیا جاوے یا جدید اجارہ کیلئے گورنمنٹ عثمانیہ کی خدمت میں درخواست کیجائے ۲۴ - اکتوبر کو بمقام قسطنطنیہ خاص اجلاس کر کے آخر بکثرت رائے تجدید اجارہ کا فیصلہ کیا - مسٹر ڈھل صاحب محاسب نے اس موقعہ پر کاروبار کے بند کر دینے کے برخلاف اور ترکی تجارت کے فروغ کے متعلق جو تقریر کی تھی اسکا ماحصل ناظرین کی آگاہی کیلئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

"یہہ مسلم امر ہے کہ کاروبار کے بند کرنے میں ہمیشہ نہ صرف خرچ کثیر کا متحمل ہونا پڑتا ہے بلکہ آخر میں اس سے حصہ داروں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا - علاوہ بریں ٹرکی میں ساہوکارہ کے کام کیلئے اگر اسے باقاعدگی اور معقولیت کے ساتھ چلایا جائے - تو نہ فقط عمدہ آثار ہی موجود ہیں - بلکہ وہ آثار ایسے ہیں کہ گذشتہ چند برسوں میں انکی کبھی توقع نہیں ہو سکتی تھی - یہہ درست ہے کہ قسطنطنیہ کے کئی مشہور یورپین بنکوں کے بند ہو جانے - پولیٹکل و تجارتی مقاصد و اغراض کیلئے ملک سے زر کثیر کے باہر چلے جانے اور اہالی یورپ کے یہاں والوں کو ادھار پر چیزیں بھیجنے سے قسطنطنیہ میں روپیہ پیسہ کے کاروبار میں پچھلے چند برسوں سے کئی ایک مشکلات اور دقتیں لاحق ہو گئی ہیں - مگر یہہ بخوبی ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ موجودہ بنک ضرورت لاحقہ کیلئے کافی نہیں ہے - (یعنی اسلئے بھی ہمیں اپنا بنک بند نہیں کرنا چاہئے) عام لوگوں کا یہہ خیال بالکل غلط ہے کہ کاروبار اور لین دین کم ہو گیا ہے - جو کھم پر اندھا دھند روپیہ لگانیکا رواج البتہ بہت کم ہو گیا ہے - اور اس سے بڑھکر قسطنطنیہ کیلئے اور کوئی چیز بہتر نہیں ہو سکتی تھی باقی رہی عام تجارت اور بالخصوص تجارت برآمد - وہ نہ صرف قسطنطنیہ بلکہ تمام ایسی منڈیوں میں جنکا مالی لین دین قسطنطنیہ سے ہے مثلاً روڈوسٹو - پندارمہ - اسمد وغیرہ میں بہت ہی بڑھ گئی ہے - تجارت برآمد میں اضافہ ہونیکے چند بواعث قسطنطنیہ کے اضلاع ملحقہ اور شمالی اضلاع ایشیا کوچک میں بلگیریا وغیرہ سے مسلمان مہاجرین کا آکر آباد ہو جانا اور بنجر زمینوں کا نوتوڑ ہو جانا ہے - مگر اسکا بڑا باعث ایشیا کوچک میں ریلوں کا جاری ہو جانا ہے خلیج سمند کے بندرگاہوں سے پانچ برس ہوئے سال بھر میں بمشکل چھہ جہازوں کا بار باہر جایا کرتا تھا - اس موسم میں سود خانی جہازوں سے زیادہ وہاں سے اسباب و اجناس باہر لیجائینگے - اس سے یہہ قیاس نہ کر لیا جائے کہ تجارت کی ترقی انتہائی مدارج پر پہنچ گئی ہے - برعکس اسکے اسکا ابھی صرف آغاز شروع ہوا ہے - اور اناطولیا کے دہقان سب خواب غفلت سے اب بیدار ہونے لگے ہیں - مثال کے طور پر میں سمرنا ایدن ریلوے کو پیش کرتا ہوں - اس لائن کو شروع شروع میں پانچ چھہ سو پونڈ ہفتہ وار کی آمدنی تھی - اب دس ہزار سے لیکر بارہ ہزار پونڈ تک ہفتہ وار ہوتی ہے - ۱۸۹۵ء میں تجارت درآمد میں بیشک سن ماقبل کی نسبت بیس فیصدی کی کمی ہوئی تھی - مگر اسکے اسباب عارضی تھے - ۱۸۹۶ء میں وہ پھر اصلی حالت پر آگئی اور سرداں میں بھی اس میں کوئی کمی نہیں ہوگی - پس مالی لین دین کی دوکانوں کی کمی اور تجارت کی موجودہ اور مستقبلہ ترقی - یہہ دونوں ایسی باتیں ہیں کہ ہمکو اپنے بنک کے قائم رکھنے میں جو بہت پرانا اور نیکنام ہے بڑا فائدہ ہوگا - اور اسے بند کر دینے کا خیال دور کر دینا چاہئے"

بغداد سے ہمارا نامہ نگار حسب ذیل تحریر کرتا ہے :-

ہز اکسیلنسی رجب پاشا کمانڈر انچیف کی بصرہ سے بغداد میں تشریف آوری کی خبر ہم ہفتہ گذشتہ میں لکھ چکے ہیں - لارڈ ممدوح کے بصرہ جانیکا سبب یہہ تھا کہ بسبب گرانی غلہ والئے بغداد عطاء اللہ پاشا حضرتلری کی طرف سے غلہ باہر نجانے کے واسطے کل علاقہ میں سب جگہ تاکیدی حکم پہنچ چکے تھے - اسپر بھی بحریہ کمانڈر بصرہ تاجروں کو غلہ باہر لیجانے سے نہ روکتے رہے اور تاجر لوگ کمانڈر بحریہ کی لاپروائی سے بیخطر غلہ باہر لیجاتے رہے - والی بصرہ اسبات کی خبر ہونے پر مانع آئے - دفتردار اور نقیب بصرہ نے بھی والی پاشا کی حمایت کی - یہہ چاروں شخص بڑے بھاری عہدہ دار ہیں - بڑھتے بڑھتے یہہ بات بہت دور پہنچ گئی حتی کہ اعلیحضرت کی خدمت میں جانبین سے تار پہنچی - فوراً بارگاہ امیر المومنین سے ٹیلیگرام بنام حضور مشیر پاشا صادر ہوا - ہز آنر شاہی فرمان پانے پر عثمانیہ جہاز پر سوار ہو کر بصرہ کو روانہ ہو گئے - لارڈ ممدوح کی ہر بندرگاہ پر حسب دستور توپوں کی سلامی اتاری گئی - جناب ممدوح نے بصرہ میں پہنچکر طرفین کے اظہار لئے اور مفصل رپورٹ بالعالی میں ارسال کی ؛

واپسی کے وقت جس جہاز پر وہ سوار تھے جسقدر آدمی اس جہاز پر سوار ہوئے امیر و غریب کسی سے کرایہ نہ لیا گیا - بصرہ سے لیکر بغداد تک سب کا کرایہ حضور لارڈ ممدوح نے جیب خاص سے عطا فرمایا ؛

۱۰ - نومبر ۱۸۹۷ء کو ایرانی قونصل خانہ میں شاہ مظفر الدین شاہ ایران کی سالگرہ ولادت کا جشن ہوا حضور والیس ولائت پناہی عطاء اللہ پاشا حضرتلری رسمی پوشاک پہنکر معہ حضور رجب پاشا کمانڈر انچیف سفیر ایران کی کوٹھی پر برائے ملاقات تشریف لیگئے - سب سے پہلے ہز اکسیلنسی عطاء اللہ پاشا

نے شاہ مظفر الدین شاہ ایران کا جام صحت نوش فرمایا و بعد ازاں سفیران دول اجنبیہ یکے بعد دیگرے ملاقات کو آئے - رات کو آتشبازی چلائی گئی بوقت آتشبازی ترکی باجہ کی الحان دسرود سے کل حاضرین محظوظ ہوئے

بغداد کے باب سلطانی میں بدکارہ عورتوں کی بدکاری کے سبب تین چار خون ہو چکے ہیں اور یہی دو ایک واردتیں ایسی باعث ہوئی ہیں - ایک بدکار عورت کو دو تین اُسکے ہمراہ شخص بدکاری کیلئے باہر باغ میں لیگئے - اُسکے خاوند نے خبر ہوتے ہی باغ میں جاکر تین شخصوں کو معہ عورت نشانہ بندوق بنایا - سال گذشتہ میں بہ سبب کثرت باران بغداد میں بہت مکان منہدم ہو گئے تھے اور فقیروں مسکینوں کو جنکے پاس از سر نو گھر عمارت کرنیکی طاقت نہ تھی - بہت تکلیف ہوئی ان خبروں کے آستانہ علیہ کے پہنچنے پر اعلیحضرت سلطان غازی عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ کی طرف سے فوراً تاکیدی حکم صوبہ بغداد میں صادر ہوا کہ ایسے مسکینوں کے گھر جنکے پاس از سر نو بنانے کی طاقت نہیں انکی منہدم اور ایستادہ کہنہ مکان جنکے آئندہ بارش سے گر جانیکی اُمید ہے گرا کر از سر نو سرکاری خرچ سے تیار ہوں اور جو صاحب طاقت ہیں اُنکے گھر بھی ملاحظہ ہو کر جو جو کہنہ مکان ہوں اور بارش سے یا کسی صدمہ سے جلدی گرنیوالے ہوں صاحب خانہ کے خرچ سے بنائے جائیں - شاہی حکم کے صادر ہوتے ہی بارگاہ شہر میں گھومنے لگ گئی اور پرانے مکان گرائے گئے - جو جو شخص مسکین و فقیر تھے اُن لوگوں کے گھر دولت العلیہ کے خرچ سے بنائے گئے اور جو شخص صاحب زر تھے اُن کے گھر کہنہ حکماً گرا کر صاحب خانہ کے خرچ سے تیار ہوئے

دجلہ پار اسی کا نام ہے کہ قحط پڑنے پر بھی سرکاری غلہ رعایا کیواسطے کھولا گیا تھا - اور اب ان گھروں کے بنانے پر بھی ظاہر ہے بہت روپیہ خرچ ہوا ہوگا - لیکن ہماری سرکار رعیت کی ایک ذراسی تکلیف کو بھی گوارا نہیں کر سکتی - ہم یہاں دیکھتے ہیں کہ اس قدر کھیتی باڑی بھی نہیں - اور باغات بھی اتنے نہیں جسقدر کہ ہندوستان میں - مگر پھر بھی ہم رعایائے ہند کو ہی یہاں بھیک مانگتے دیکھتے ہیں - یہاں کے لوگ سب صاحب زر ہیں - اور اس جگہ کے مسکین بھی بہ نسبت ہندیوں کے صدہا درجہ بہتر ہیں * (نامہ نگار)

ہندو حلوائی مسلمان گاہکوں سے جسطرح پیش آتے ہیں - اُسکی ایک مثال ہمکو بٹالہ سے ایک نامہ نگار حسب ذیل تحریر فرماتے ہیں - امید ہے کہ مسلمان اسے پڑھکر کچھ عبرت حاصل کرینگے :-

ایک روز میرے ایک دوست کو بٹالہ میں جانیکا اتفاق ہوا - وہ شام کے وقت ایک ہندو حلوائی کی دوکان پر تشریف لیگئے - حلوائی سے پوچھا - کہ تمہارے پاس کوئی مسلمانوں کا برتن ہے - وہ ایک برتن جو مرغیوں کے کھانچے میں برائے آبنوشی رکھا ہوا تھا - اور بیٹھ سے بھی آلودہ تھا نکالکر ایک غلیظ و ناپاک کپڑے سے برتن کو صاف کرکے اُس میں دودھ ڈالکر اُنکو دینے لگا - وہ سب حال اپنی آنکھ سے دیکھکر متحیر تھے - کہ یا الٰہی یہ کس بشر کی قسمت میں ہوگا - جبکہ حلوائی ہاتھ دراز کرکے اُنکو دینے لگا - تو اُنہوں نے اس ناپاک دودھ کو جسکا پینا کوئی بامخبر مسلمان گوارا نہیں کر سکتا - لینے سے انکار کیا - پر حلوائی نے غرا کر جواب دیا کہ ہم ہر روز اسیطرح مسلمانوں کو دودھ پلایا کرتے ہیں - تم آج کہاں کے نئے مولوی آگئے - جو اعتراض کرتے ہو پیو چاہے نالی میں پھینکو - پیسے تو واپس نہیں دیئے جاوینگے - بچارے اجنبی نے بہت واویلا کیا - مگر کون سنتا تھا - بڑے افسوس کی بات ہے - کہ ہمارے مسلمان بھائی جب آنکھوں سے دیکھتے - اور کانوں سے سنتے ہیں - تو ہندو حلوائیوں کی دوکانوں سے خوردنی اشیاء کا خریدنا کیوں نہیں ترک کرتے جبکہ وہ دانستہ ایمان کھونے کی کوشش کرتے ہیں - بٹالہ شہر میں جبکہ قبل ازیں ہندو مسلمانوں کے مقدمات مذاہب کے بارے میں ہو چکے ہیں - اور انتظام مناسب بھی کئے گئے ہیں - اور پھر یہ حال ہے :- تو چھوٹے چھوٹے قصبات و دیہات میں ان ایمان چور ہندو حلوائی دوکانداروں کے ہاتھ ہزارہا مسلمان ہر روز ایمان کھو بیٹھتے ہونگے - ہمارے مسلمان بھائی اس بات کو بالکل مدنظر نہیں رکھتے - افسوس صد افسوس مسلمانوں کو اپنی دوکانیں کھولنی لازم ہیں - اس میں کئی فوائد ہونگے - جو کئی مرتبہ اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں - خصوصاً شہر بٹالہ کے مسلمانوں کو ضرور ہی توجہ کرنی لازم ہے - جہانکہ قصداً ایسی کارروائی ہوتی ہے - اور میونسپل کمیٹی بٹالہ کو بھی توجہ کرنی مناسب ہے *

ترکی فوج - کپتان نارمن صاحب ولایت کے ایک ماہوار رسالہ میں ترکی فوج کی موجودہ حالت کا ۱۸۷۷ء کی حالت سے بالمواجہت مقابلہ کرتے ہیں - ہم انکی تحریر کا خلاصہ بصداق الفضل ماشہدت بہ الاعیاد بڑی خوشی سے ذیل میں درج کرتے ہیں - جسا موصوف نے دورہ کیا اُسوقت کی ترکی فوج کی حالت پر ایک رسالہ شائع کیا تھا جس میں اُنہوں نے تیقن کے ساتھ تحریر کیا تھا کہ ان اصلاحات طفیل جو ترکی فوج میں اعلے جنگی کمیشن کی نگرانی میں جسکی میر مجلس خود اعلیحضرت امیر المومنین ہیں اور جو برابر یلدز کوشک میں اجلاس کرتی رہتی ہے - رائج کیگئی ہیں وہ کسی آئندہ لڑائی میں خواہ اُسکا مدمقابل کوئی ہو اپنی شجاعت و کارآزمودہ ہونے کا پورا ثبوت دیگی - وہ اب محاربہ روم و یونان کی نتیجہ سے نہایت خوش ہوئے ہیں کہ انکا بیان بالکل درست ثابت ہوا ہے - کپتان ممدوح اس جنگ میں ترکی فوج مقیمہ صوبہ اپائیرس کے ہیڈ کوارٹر کے ساتھ تھے اور انہوں نے صوبہ مذکور کی لڑائیوں اور محاربوں کی حالات نہایت شرح و بسط کے ساتھ تحریر فرمائی ہیں - مگر ہم مضمون مذکور کے صرف اس حصہ پر اکتفا کرتے ہیں جس میں اُنہوں نے ترکی فوج کی پچھلے بیس برسوں کی ترقی و اصلاح کا ذکر کیا ہے ۱۸۷۷ء کی ترکی فوج کی نسبت وہ تحریر فرماتے ہیں کہ محاربہ روس و روم میں ترکی فوج کے اہم نقص یہ تھے کہ سٹاف کا اسمیں نام و نشان تک نہیں تھا اور افسر بالکل ناقابل اور جاہل تھے - مختار پاشا (سپہ سالار افواج آرمینیا) کے پاس کوئی سٹاف نہ تھا - اور نہ کوئی ایسا افسر اُن کے پاس تھا جو دشمن کی جمعیت اور ملک کی قدرتی کیفیت کو معائنہ کرنیکی قابلیت رکھتا ہو - بہت تھوڑے افسر نقشہ کو پڑھ سکتے تھے اور نقشے بھی بہت تھوڑے تھے - اور جو تھے وہ بھی آسٹریا کے چھپے ہوئے - میدان جنگ میں تار برقی سے کوئی کام نہ لیا گیا کیمپ سے فاصلہ پر بگل اور پہرے بٹھانے جاتے ہی نہ تھے - ڈویزنوں - بریگیڈوں اور رجمنٹوں کے کمانڈر اپنی اپنی فوجوں سے کام لینے اور اُنکے فوجی نقل و حرکت کرانیکے فن سے ناآشنا تھے - اور کمیسریٹ کا صاف کہنے کیلئے کوئی کوشش نہ کیجاتی تھی - میدان جنگ کیلئے تقریباً کوئی ہسپتال موجود نہ تھا - اور مجروح سپاہیوں کے اعضا قسطنطنیہ کے منظوری ملنے سے پہلے قطع نہیں کئے جا سکتے تھے - میدان جنگ میں فوجی خزانہ بالکل خالی تھا اور کمسریٹ کا انتظام کہیں دکھائی نہیں دیتا تھا *

اللہ اکبر اب ۱۸۹۷ء میں کل نقشہ بدلا ہوا ہے - ڈویزنوں کے کمانڈر عثمان پاشا و ابراہیم پاشا دیہہ دونوں افسر صوبہ اپائیرس کی فوج پر مامور تھے جسکا ماشل ادھم پاشا سے کوئی تعلق نہ تھا - اول الذکر اب صوبہ یانیا کے گورنر جنرل بھی ہیں) اعلے تعلیم یافتہ اور علمی قیاسی دونوں طرح فن جنگ میں پورے ماہر تھے سٹاف افسر ایسے چالاک اور ذہین تھے کہ کسی فوج میں اُنسے بہتر نہیں دکھائی دیتے - فوج اپائیرس کے دونوں ڈویزن کا اعلے سٹاف افسر میجر ان آسد وصالح بے کئی برس جرمنی فوج میں رہچکے تھے اور ٹوپی کی چوٹی سے لیکر بوٹ کی ایڑی تک انکا پورا پورا انکی سپاہیگری کا شاہد تھا - تمام رجمنٹوں کے افسروں اور سٹاف افسروں کو ملک کے نہایت درست نقشے تقسیم کئے گئے تھے جو $\frac{1}{50000}$ کے پیمانہ پر تھے - ڈویزن کے کمانڈروں کے پاس اُس نقشہ کے علاوہ ایک ایک نہایت ہی عمدہ رنگین نقشہ $\frac{1}{10000}$ کے پیمانہ پر تھا - اُن سے عمدہ نقشے میں نے کبھی نہیں دیکھے - محکمہ تار فوج کے ہمراہ تھا - اور گو عیسائی باغی اکثر تاروں کو کاٹ جاتے تھے - تاہم محکمہ مذکور نہایت قابل تعریف درستی اور سرعت سے کام دیتا رہا - بگلر و پہرہ بعیدہ کی فرائض کو نظام فوجیں بخوبی سمجھتی تھیں - اور صوبہ مذکور کی تینوں بریگیڈوں کے کیمپ صفائی و پاکیزگی میں اپنی آپ ہی نظیر تھے آدمیوں اور گھوڑوں کے لئے پانی پینے کا الگ الگ انتظام تھا - پانی نہایت احتیاط سے بنائی گئی تھی اور ہر روز صاف کیجاتی تھی - میدانی ہسپتال فوجی ہر ایک ڈویزن کے ہیڈ کوارٹر میں موجود تھے - ایک بمقام پریویسا - تین بمقام فلپیاڈیس - ایک بمقام پلاکا اور پانچ یانیا میں تھے - ان سب میں بالمجموع دو ہزار بیمار اور مجروح سما سکتے تھے - مگر خوشی کا مقام ہے کہ طبی ڈاکٹر و نرس بیماروں کی چنداں بھرمار نہ پڑی - قطع اعضاء کیلئے قسطنطنیہ سے اجازت منگوانی کی کوئی ضرورت نہیں تھی - یہ امر ہسپتال کے اعلے طبی افسر کی رائے پر منحصر تھا - یانیا کے ہیڈ کوارٹر کا فوجی خزانہ بھرپور تھا - اور عثمان پاشا ہر وقت نہ فقط اُن دہقانوں کو جنکی جانور باربرداری کے واسطے لئے جاتے تھے - کرایہ دیتے تھے - بلکہ فوج کیلئے جو بھیڑ بکرا خریدی جاتی تھیں - اُنکی قیمت بھی فی الفور ادا کر دیتے تھے - سپاہی بھی روپیہ سے خالی نہ رہتے تھے - یعنی اُنکی

بھی تنخواہ برابر ملتی رہتی تھی۔ اور گو لبانونی طبعاً لوٹ مار کے عادی ہوتے ہیں۔ مگر دوم آرمی کور (اردو) کے سپاہی نہایت احتیاط و التزام کے ساتھ ہر ایک چیز کی جسکی اُنہیں ضرورت ہوتی قیمت ادا کر دیتے تھے۔ مئی کے آخیر میں یانیا سے آگے بڑھنے کے وقت فوج میں باربرداری کا انتظام نہایت مکمل تھا۔ ہر ایک پلٹن کے ساتھ دو سو یا بو یا خچر تھے اور مقامات سٹریٹونیا۔ فلپیاڈس۔ قرہ صون کاروان سرا اور یانیا میں ڈیپو قائم کئے گئے ہوئے تھے" +

اسکے بعد کپتان نارمن تحریر فرماتے ہیں کہ گورنمنٹ عثمانیہ نے اس محاربہ میں عثمانیہ فوج کا بہترین اور قابلترین حصہ نہیں بھیجا تھا۔ چار رجمنٹوں کے سوا اور کوئی رجمنٹ باقاعدہ فوج نظام کی سلطان المعظم نے میدان جنگ کو روانہ نہ کی۔ یہ میدان اکیلی ردیف فوج نے جیتا ہے نظام فوج اپنی اپنی چھاؤنیوں کی بارکوں ہی میں مقیم رہی تھی۔ "اگر سرویا یا بلگیریا بھی یونان کے ساتھ شامل ہو جاتے۔ (گو جبتک یونان صوبہ مقدونیا کا دعویدار ہے۔ یہ دونوں قومیں اسکی بجائے زیادہ تر سلطان کی طرفدار رہینگی) تو ٹرکی کو اسکی کچھ پروا نہ ہوتی۔ اُسنے ان دونوں ملکوں کی سرحد پر منزل انبزل ایکسو ۲۲ پلٹن نظام فوج ڈال رکھی تھی۔ جو سب کی سب ماسر میگزین رائفلوں سے مسلح تھیں۔ اور گو بالعالی کو ان دونوں ملکوں کے ساکت رہنے کا یقین تھا۔ مگر اُسے یونان ایسے حقیر دشمن کے مقابلہ پر نظام فوج روانہ کرنیکی کوئی احتیاج نہ تھی" +

پنس ٹرکی نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ یونان ایسے ملکوں کو صرف بائیں ہاتھ کی ضرب سے تباہ کر سکتی ہے۔ کیونکہ ردیف اور نظام کی وہی نسبت ہے جو ہندوستان کی گورہ فوج کو پولیس کی نگروٹ سے ہے +

ترکی اخبارات مظہر ہیں کہ سرحد ایران و روم پر اب سب طرح سے امن ہے۔ پچھلے فسادوں کی کنہ معلوم کرنے کے لئے چند فوجی اور جوڈیشل ترکی افسروں کی کمیشن ارض روم سے سرحد کو گئی ہے +

مخصوصیہ کمپنی کا جہاز شرف ۵۵۰ شفایاب سپاہیوں کو تھیسلی سے لیکر ۲۵- اکتوبر کو قسطنطنیہ داخل ہوا۔ سپاہی اپنے اپنے گھروں کو رخصت کر دیئے گئے۔ ۲۲- اکتوبر کو جہاز مکہ پر بندر دولو سے ۱۰۲۰ سپاہی قسطنطنیہ آئے اور اسی جہاز پر بحرہ اسود کے بندرگاہوں کو گھروں کو جانیکے لئے پہنچا دیئے گئے۔ وزیر صیغہ بحری حسن پاشا کے فرزند آخر الذکر جہاز کے کپتان مقرر ہوئے ہیں۔ اسی مہینہ کے آخری ہفتہ میں ۱۸۵ نگروٹ اور ۱۹۸ گھوڑے جہاز شرف رسان پر سمرنا سے سالونیکا پہنچے جنکو منزل مقصود پر پہنچا کر جہاز مذکور دوسری دفعہ تین سو بارکش مویشی سمرنا سے سالونیکا لیگیا۔ انکے علاوہ مخصوصیہ کمپنی کے تین جہاز نیپر ۹۰۰ بارکش گھوڑے سالونیکا۔ وہانسے بذریعہ ریل قرہ فیریا اور اس جگہ سے شرک کی راستہ تھیسلی پہنچائے گئے۔ تاکہ بیماری اور جنگ سے جو کمی ہو گئی تھی اُسے پورا کر دیا جائے۔ افواج تھیسلی کے رسالوں اور توپخانوں کیلئے ولایت قسطمبولی سے ۱۵۰ گھوڑے خرید کر تھیسلی بھیجے گئے ہیں۔ ترکی فوج مقیمہ ایپائرس کے مجاہدین کو وطن واپسی کی اجازت دیگئی ہے۔ جہاز مروت پر بیرقت سے کثیر التعداد ردیف سپاہی آستانہ علیہ پہنچے ہیں۔ جہاز کی نگہبانی کیلئے تارپیڈو کشتی صاعق ہمراہ تھی + جرمن جہاز رہو دس ۵

ہندوستان کے نامور رئیس ٹھاکر صاحب موروی جنکو ملکہ معظمہ نے حال میں جی۔ سی۔ آئی۔ ای کا ممتاز خطاب عطا فرمایا ہے سوس کے تفریحگاہ آڈیسہ سے ۲۴- اکتوبر کو قسطنطنیہ روانہ ہوئے اور محل پیرا کے ہوٹل میں قیام پذیر ہوئے +

جاپان اور ٹرکی نے ایکدوسرے کو تجارت کے متعلق وہی رعائتیں عطا کی ہیں جو صرف معدودے چند خاص سلطنتوں کو ملی ہوئی ہیں۔ ہر ایک کو دوسرے ملک میں قونصل خانے اور تجارتی ایجنسیاں قائم کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ ترک سابقہ تساہل سے کام لیکر اس دفعہ بھی ایسا نکرینگے کہ دوسرا فریق معاہدہ سے پورا فائدہ اٹھائے اور یہ مستفید ہونیکے لئے کوئی کوشش نہ کریں +

صوبہ انگورا میں مجروحین و پسماندگان مقتولین عساکر عثمانیہ کیلئے ۱۲۵۸۰ قرش چندہ جمع ہوا ہے

ترکی بحری کارخانہ نے یہانتک ترقی کر لی ہے کہ وہاں نہ فقط عثمانیہ تجارتی اور جنگی جہاز ہی

حسب ضرورت تیار ہوتے ہیں۔ بلکہ آب یاستہائے ملحقہ بھی اپنے جہازات مرمت اور درستی کیلئے وہاں بھیجنے لگ گئی ہیں۔ چنانچہ ریاست وینیسیا کے دو جنگی جہاز پچھلے دنوں وہاں حسن وجوہ تیار ہو کر واپس گئے ہیں +

انگریزی اخبار ڈیلی میل نے تحریر کیا تھا کہ بلگیریا اور ترکی کے تعلقات کسیقدر کشیدہ ہو گئے ہیں۔ ترکی روزنامہ اخبار اقدام اسکی تردید کر کے لکھتا ہے کہ ہمارا باجگذار صوبہ اپنی حیثیت سے بخوبی واقف ہے اور وہ کبھی تمرد و سرکشی کا خیال بھی نہیں کر سکتا۔ اسیطرح اخبار مذکور اس خبر کی تردید کرتا ہے کہ بلگیریا اور ٹرکی میں مدافعانہ و جارحانہ عہدنامہ ہوا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ آقا و باجگذار میں معاہدہ کیسا ایک کا فرض ہے کہ دوسرے کی حفاظت و حمایت کرے اور دوسرے کا کام ہے کہ وفادار اور خدمتگذار رہے۔ یہ خبر سٹینڈرڈ نے محض دل سے گھڑی ہے۔ پادری میک کول نے پچھلے دنوں انگلستان میں تقریر کرتے ہوئے اسلام کے اصول اور ہندوستان کی مساجد میں خطبہ پڑھے جانے پر سخت جرح و قدح کی تھی۔ اقدام پادری مذکور کو اسکی دریدہ دہنی پر ملامت کر کے اُسے ہدایت کرتا ہے کہ وہ دل کو تعصب پاک اور علم سے منور کر کے اسلام پر کچھ کہنے کی جرات کیا کرے اور اگر اُسے زیادہ کتابیں پڑھنی کی فرصت نہ ہو تو آنریبل سید امیر علیصاحب کی "سپرٹ آف اسلام" (یعنی آنحضرت کی سوانح اور تعلیمات) کو پڑھ لے +

بلگاریہ کا باجگذار صوبہ جنگی جہاز و نکا بیڑہ بنانیکا ارادہ رکھتا ہے +

مظلومین کریٹ کی دستگیری کیواسطے فراہمی چندہ کیلئے جو کمیشن سلطان المعظم نے مقرر کی ہوئی ہے اُسنے کل دنیا کے پاس بالعموم اور مسلمانوں کی خدمت میں بالخصوص برہنہ تن مسلمانوں کیلئے کپڑے بہم پہنچانے کیواسطے اپیل کی ہے۔ اعلیحضرت نے ۱۶- ہزار روپیہ مالیت کا حال میں کپڑا عنایت کیا تھا۔ جو مسلمان عورتوں۔ بچوں اور بوڑھوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ مگر ستر ہزار خانمان بربادوں کو یہہ کپڑا کب کفایت کر سکتا تھا کمیشن مذکور کو ابتک چندوں سے جو کچھ وصول ہوتا رہا ہے اُس سے بمشکل خوراک کا انتظام کیا جاتا رہا ہے۔ اسلئے اصحاب خیر و کرم کو اب نہ فقط اپنے عاجز و بیکس بھائیوں کی شکم پری بلکہ تن پوشی کیلئے بھی دگنی مروت و سخاوت سے کام لینا واجب ہے +

جرمنی کا سفیر بیرن حلش قسطنطنیہ سے روما بدلگیا ہے۔ روما کا جرمن سفیر وزیر صیغہ خارجیہ اوبیرن مارشل وزیر خارجیہ جو بدستور وزارت کے منصب جلیلہ پر سرفراز رہا ہے قسطنطنیہ میں سفیر مقرر کیا گیا ہے۔ سلطان المعظم اس تقرری کو قیصر کی دوستی اور رفاقت کا بہاری ثبوت تصور فرماتے ہیں +

مکتب عشیرت واقع محلہ بشکطاش کے تقریباً چالیس طلبا سرمائی تعطیلین والدین کے پاس بسر کرنیکے لئے ۲۴- اکتوبر کو قسطنطنیہ سے روانہ ہوئے۔ بعض ہمعصروں کا یہہ خیال غلط ہے کہ مدرسہ مذکورہ فقط عرب رؤساء کی اولاد کیواسطے ہے۔ بلکہ ممالک محروسہ کے کل خانہ بدوش قبائل کے سرداروں کے فرزندوں کیلئے امیر المومنین نے اس عالیشان مدرسہ کو قائم کیا ہے۔ جہاں طلبا کو حضور ممدوح کی جیب خاص سے تعلیم پوشاک۔ خوراک اور نقد جیب خرچ عطا کیا جاتا ہے +

عثمانیہ تنباکو فروخت کرنیکے اجارہ دار کمپنی کا سالانہ اجلاس ۲۴- اکتوبر کو قسطنطنیہ میں ہوا۔ اور ۱۸۹۶ء کی سالانہ رپورٹ پڑھی گئی۔ سن مذکور میں ۱۴۴۲۲۳ پونڈ یعنی سال ماقبل سے ۱۴۳۹۶۶ پونڈ کم خالص منافع ہوا۔ کمی کے اسباب یہہ ہیں (۱) ناقص تمباکو کے گودام ازاں نرخ پر فروخت کئے گئے۔ ۱۸۹۵ء میں اسی کمی نرخ کی وجہ سے ۶۳۹۲۲ پونڈ کا خسارہ ہوا تھا۔ اس برس ۱۹۴۴۷ پونڈ کا ہوا + (۲) ولائت بغداد کے تاجروں کی طرف ۳۵۳۹۱ کا جو بقایا واجب ہے اُسے آمدنی میں شمار نہیں کیا گیا۔ (۳) شورش آرمینیا اندرونی فسادوں۔ اور ناجائز تمباکو کی عام فروخت کی بدولت سال ماقبل کی نسبت کمپنی کا تنباکو جسنے کل سلطنت میں تمباکو کی فروخت کا ٹھیکہ لے رکھا ہے ۱۰۰۵۵۳ پونڈ کا کم بکا۔ کمپنی ناجائز تمباکو کی فروخت کی مسدودی کے متعلق گورنمنٹ عثمانیہ سے خط و کتابت کر رہی ہے۔ گو سرکاری حکام تنباکو کی اینی فصلوں کو جو کمپنی کی بلا اجازت کاشت کیگئی ہوں فوراً تلف کرا دیتے ہیں۔ مگر پھر بھی باہر سے بہت تمباکو چوری

ہو کر پہنچا۔ آبنائے ڈارڈینلز کے ذریعہ مقامات سرحدی کیلئے ترقی روشنی کیلئے نصب کئے جا رہے ہیں +

داخل ہوجاتا ہی۔ اور لانے والے ایسے بے باک ہوتے ہیں کہ اکثر شہروں کے بازاروں میں بہی کمپنی کے مسلح سپاہیوں اور اُن میں پستول و بندوق سے لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اور وہ بسا اوقات مال کو جبراً روپوش کر لیتے ہیں ۱۴۴۲۳۳ پونڈ کے خالص منافع میں سے بموجب شرائط کمپنی حصہ داروں کو آٹھ فیصدی سالانہ کے حساب سے منافع دیا گیا۔ اسپر ۱۴۰۸۰۰ پونڈ اٹھ گئے۔ باقی ماندہ ۳۴۳۳ پونڈ میں سے ۵ فیصدی یعنے ۱۷۱ پونڈ بانیان کمپنی کو۔ اور اسکی وضع کے بعد جو رقم باقی رہی اسکا پانچواں حصہ قومی ترکی قرضہ کی کمیشن کو خراج مصر کی کفالت والے قرضوں کے لئے دیا گیا۔ باقی ماندہ رقم یعنے ۲۶۰۹½ پونڈ میں سے ۳۰ فیصدی یعنے ۷۸۲¾ پونڈ عثمانیہ گورنمنٹ کو ۳۵ فیصدی یعنے ۹۱۳⅓ پونڈ حصہ داروں کو اور باقی ۳۵ فیصدی یعنے ۹۱۳⅓ پونڈ قومی قرضہ کی کمیشن کو عام فنڈ کے لئے دیئے گئے۔ ڈائرکٹروں کو امید ہی کہ جنگ سی فارغ ہوجانے کی وجہہ سے سلطان المعظم اب کمپنی کی بہتری میں ضرور مدد دینگے اور اسکی آمدنی پھر اصلی حالت پر عود کر آئیگی۔ بابعالی نے پچھلے دنوں عدالتوں کو تاکید کی تہی کہ جس مقدمہ میں کمپنی کا تعلق ہو اُسے جلد فیصل کیا کریں۔ اب کل صوبوں کے گورنروں کو تاکیدی احکام بھیجے گئے ہیں کہ وہ ناجائز تمباکو کی فروخت کا پورا پورا انسداد کریں۔ جن لوگوں پر ایسا کرنیکا شبہہ ہو اُنکی سخت نگرانی رکہی جائے۔ پولیس کو کمپنی کے ملازمین کی امداد اور مجرموں کی گرفتاری کی سخت تاکید کیجائے اور تمام قوانین متعلقہ کی پوری تعمیل کریں اور خلاف ورزیوں پر کامل سزا دیجائے۔ اس کمپنی کے حصہ دار بہی زیادہ تر یورپین متمولین ہیں +

قسطنطنیہ میں ہر سال بالاوسط تین لاکھ چالیس ہزار ٹن کوئلہ ممالک غیر سے آتا ہی۔ ۱۸۹۶ء میں ازانجملہ تین لاکھ ٹن انگلستان سے آیا تھا۔ انگریزی کوئلہ کی قیمت (علاوہ محصول درآمد) وہاں ۱۶ سے لیکر ۲۰ شلنگ تک فی ٹن ہی۔ خاص عثمانی ممالک محروسہ کے ضلع ہرقلیہ میں بہی جو بحیرہ اسود کے کنارہ واقع ہے پتھر کا کوئلہ نکالنے کے لئے پچھلے برس سی ایک فرانسیسی کمپنی قائم ہی۔ قسطنطنیہ کے انگریزی اخبار لیوانٹ ہیرلڈ نے لکھا تہا کہ غالباً ان کانوں کی پیداوار اسقدر نہیں ہوگی کہ باہر کی درآمد پر کچھ اثر پڑ سکے۔ مگر کمپنی مذکور کے مینیجر نے اُسکو چٹھی لکھی ہی کہ "تمہارا خیال بالکل غلط ہی۔ شائد تمکو یہہ ناگوار گذرا ہے کہ ٹرکی میں کوئلہ کی کانیں موجود ہی کیوں ہیں۔ اور اگر ہیں تو وہ انگریزی کوئلہ کی فروخت میں کیوں ہارج ہونے لگی ہیں۔ انکو بدستور سابق بند پڑا رہنا چاہئے تھا بہرحال میں تمکو یقین دلاتا ہوں کہ عنقریب ان کانوں سے ایسا عمدہ اور اسقدر افراط سے کوئلہ برآمد ہوگا کہ ٹرکی کو ممالک غیر سے کوئلہ منگوانیکی کوئی احتیاج نہیں رہجائیگی +

ادانا کے چند متمول باشندوں نے قندسازی کا دخانی کارخانہ قائم کیا ہے۔ ادانا بحیرہ روم کے کنارہ سے چند میل اندر ایشیا کوچک کے جنوبی حصہ کا مشہور شہر ہی۔ اور مرسینا۔ ادانہ ریلوے کا اندرون ملک کیطرف انتہائی سٹیشن ہی۔ ہندوستان ایسے جلیل القدر ملک میں ہمارے خیال میں شاہجہانپور کے روز اشوگر فیکٹری کے سوا اور کوئی دخانی کارخانہ قندسازی کا نہیں ہی +

سمرنا کے ایک متمول مسلمان محمد علی بے نے شہر مذکور میں ٹریموئے بنانیکا اجارہ ملنے کی درخواست کی ہی +

بیروت سی جبل لبنان تک دخانی ٹریموئے کی تعمیر شروع ہے +

استانبول کے قانونی مدرسہ کے ۳۹ کامیاب طلباء کو بتاریخ ۳۰ اکتوبر ڈپلوئے عطا کئے گئے۔ عثمان طلعت آفندی گریجوائٹ نے کل طلباء کیطرف سے سلطان المعظم کی علم پروری کی مدح و ستائش کی +

حسب الحکم سلطانی عاطف بے ترکی قونصل جنرل متعینہ اتھنز و پائرس۔ احسان بے نائب قونصل تقولا دیس آفندی ترجمان ۳۔ نومبر کو اور قصبات سرا۔ پطراس کلیسیس۔ کارفو اور دیگر مقامات یونان کے ترکی قونصل چند روز بعد یونان کو چلے گئے۔ تھیسلی پر چونکہ سلطانی فوج قابض ہی۔ وہاں کے شہروں کے ترکی قونصل نہیں گئے۔ قونصلین کو روانگی کا خرچ سلطان المکرم کے حکم سی عثمانیہ بنک سی دلایا گیا +

ترکی بحری طاقت۔ وزیر صیغہ بحری نے یورپین کارخانہ داروں کی پیش کردہ نمونوں کو جنکی مطابق وہ نئی جنگی جہاز بنانے اور پرانے آہن پوشوں کو درست کرنے پر آمادہ ہیں امراء بحر عارف پاشا و احمد پاشا و طیار پاشا اور کپتان خلیل بے اور کئی دیگر بحری افسروں کی کمیشن مقرر کی ہی +

انگریزی اخبار اسٹینڈرڈ مورخہ ۱۸۔ اکتوبر نے جو یہہ خبر شائع کی تہی کہ گورنمنٹ عثمانیہ نے اناطولیا کی فوج ردیف کی پچاس پلٹنوں کو جمع ہونے۔ بیس پلٹن فوج نظام کو تھیسلی بھیجے جانے۔ چہارم فوجی اردو کی چالیس پلٹنوں کو بمقام ارزن گیہان اور تین دیگر مقامات پر لڑائی کیلئے تیار رہنے اور عساکر حمیدیہ کو ہر طرح سے جنگ کیواسطے مستعد رہنے کا حکم دیا ہی۔ اُسکی سرکاری طور پر تردید کیگئی ہی +

اسی انگریزی اخبار نے کچھ عرصہ ہوا شکائت کی تہی کہ جرمنی تجارت ٹرکی میں انگریزی تجارت کی جگہ لے رہی ہے۔ اسپر ترکی اخبار اقدام لکھتا ہی کہ اگر انگریزی مصنوعات بہی جرمن مصنوعات ایسے عمدہ اور ساتھ ہی ارزان ہوں تو وہ بہی برابر فروخت ہوتے رہی ہیں۔ اخبار سٹینڈرڈ کی رائے ہی کہ انگریزی تجارت کی کساد بازاری کی وجہہ وہ عام نفرت ہی جو ترکوں کے دلوں میں انگریزوں کیطرف سے بیٹھ گئی ہے ترکی اخبار جواب دیتے ہیں کہ اگر یہہ امر درست ہی تو اسکا الزام بہی صرف انگریزوں پر عائد ہوتا ہی۔ انہوں نے ٹرکی پر خواہ مخواہ فضول اور ایذا رسان حملے کئے ہیں۔ جنکا اب وہ خمیازہ اُٹہا رہی ہیں +

ترکی صوبہ اپائرس کے قصبہ لوروس کے جو عیسائی باشندی جنگ کے زمانہ میں وہاں سی بھاگ کر یونان میں چلے گئے تہے۔ اب ذلیل و خوار ہوکر واپس آرہے ہیں۔ چنانچہ اکتوبر کے پہلی ہفتہ میں ۱۲۳۲ عیسائی پانچ ہزار مویشی لیکر واپس آئے +

یونان کے دارالخلافہ اتھنز کے بازاروں میں کئی سو جنگی والنٹیروں نے بلوہ کرکے دوکانوں کو لوٹ لیا۔ آخر پولیس نے بہزار دقت اُنکی سرغنوں کو گرفتار کرکے بلوائیوں کو منتشر کیا۔ یونانی تارپیڈوؤں کے بیرہ کی نسبت معلوم ہوا ہے کہ کسی تارپیڈو آلہ پر اُسکو چلانیوالی برنجی ٹوپی موجود نہیں ہی۔ اور محاربہ کے دوران میں بہی اُن کی یہی کیفیت تہی۔ اسکے متعلق دو بحری افسر گرفتار کئے گئے ہیں +

مظلومین کریٹ کی تن پوشی کے لئے انجمن دستگیری نے جو علیحدہ فنڈ خرید پارچہ کیلئے قسطنطنیہ میں کھولا ہی۔ اُسمیں وزیر اعظم و شیخ الاسلام نے سات سات ہزار پیاستر۔ وزرائے صیغہ جنگ و بحری و تعمیرات عامہ نے پانچ پانچ ہزار پیاستر۔ وزیر صیغہ خارجیہ نے چار ہزار پیاستر۔ وزرائے سررشتہ تعلیم و صیغہ داخلیہ نے تین تین ہزار۔ وزیر معدلت عامہ نے ۲۳۰۰ پیاستر۔ وزیر صیغہ مال نے ۱۵ سو پیاستر وزیر اوقاف نے ۲ ہزار پیاستر۔ پریسیڈنٹ مجلس شوری نے ۵ ہزار پیاستر اور افسر اعلے توپخانہ نے چار ہزار پیاستر چندہ دیا ہے +

سلطان المعظم نے مشیر مرحوم نامق پاشا کے فرزند احمد بے کو افواج مقیمہ تھیسلی کی حالت معائنہ کرنیکے لئے روانہ کیا تھا۔ جو کار مفوضہ سے واپس آکر اب رپورٹ تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ یکم نومبر کو صیغہ جنگ کے پانچ افسر افواج مذکورہ کا حساب پر تالنے کے لئے براہ سالونیکا تھیسلی گئے اور ایک افسر فوج کیلئے جرابیں اور پارچہ خریدنے کیلئے قسطنطنیہ سے سالونیکا گیا۔ اکتوبر کے آخری ہفتہ میں تین لاکھ اوقیہ بسکٹیں۔ ایک ہزار خیمے۔ دس ہزار کوٹ و پتلونیں۔ دو ہزار واٹر پروف کوٹ۔ ساڑھی پانچ ہزار قالین اور متفرق اسباب قسطنطنیہ سے تھیسلی بھیجا گیا +

بارود اور ڈائنامیٹ کے علاوہ اُس ترکی کمیشن کو جو جرمنی گئی ہوئی ہی ماسر رائفلوں۔ جلد چینی والی توپوں اور تارپیڈوؤں کی بہی مقدار عظیم خرید کرنیکا حکم دیا گیا ہی +

انگورا میں اُن شفایاب سپاہیوں کے آرام کیلئے جو راستہ کی تکان سی مضمحل ہوجاتے ہیں ایک اور فوجی ہسپتال بنایا گیا ہے +

یونان و ٹرکی کی نئی سرحد کا نقشہ تیار کرنیکا کام میجر محمد حقی بے۔ محمد ذکی بے اور کپتان پرتو آفندی کے سپرد کیا گیا ہے +

علاقہ کوہ قاف کے قزاقوں سے تنگ آکر روسی گورنمنٹ نے کل دہقانوں کو حفاظت کیلئے رائفلیں اور کارتوس دیدیئے ہیں۔ بلکہ بعض بعض بڑے دیہات کو جلد چلنے والی توپیں بہی دیگئی ہیں +

ترکی گورنمنٹ نے ننگ پٹری کی نئی ریلوے لائین بنانیکی تجویز کو مسترد کیا ہے کہ اس سے فوجی نقل و حرکت میں دقت پیدا ہوگی - کل لائنیں یکساں پیمانہ کی ہونی چاہئیں +

عثمانیہ گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ اُن تمام مالکان اراضی کو جو اسوقت فوجی خدمت کر رہے ہیں - یا طوفان کی وجہ سے زیر بار ہو گئے ہیں زراعتی بنک کے قرضونکی بے باقی کے لئے مزید مہلت عطا کی جاوے - اور مہتمان بنک کو حکم دیا ہے کہ میعاد موجودہ کے منقضی ہونے پر وہ اُنکی اراضی کو قرق نہ کرائیں +

سمرنا کسابہ ریلوے کی نئی شاخ کا حصہ اقتصبہ عشاق (جو قالین بافی کے لئے مشہور ہے) تک دو تہائی تیار ہو گیا ہے اور سرکاری کمیشن نے معائنہ کر کے اُسکے اجرا کی اجازت دیدی ہے - باقی ماندہ حصہ از دولوپونار تا قرہ حصار نومبر میں تیار ہو گیا ہوگا - اور اس طرح سے سمرنا سے لیکر قرہ حصار تک اور قرہ حصار سے اناطولی ریلوے لائن کے راستہ قسطنطنیہ تک ریل کا سلسلہ مکمل ہو گیا ہوگا +

گورنمنٹ عثمانیہ نے ۲۷ - نومبر سے آزمائشی طور پر ایکسال کے لئے اخبارات اور خطوط کا محصول ڈاک نصف کر دیا ہے +

مختلف خبریں

نواب وائسرائے ۲ نومبر کی صبح کو سپیشل ٹرین پر معہ لیڈی صاحبہ و متعلقین الہ آباد رونق افروز ہوئے - میونسپلٹی نے سٹیشن پر ہی ایڈرس خیر مقدم پیش کیا - جسکے جواب میں نواب ممدوح نے قحط اور اسکے متعلق مفصل ذکر کیا - نواب وائسرائے بروز جمعرات الہ آباد سے براہ جمالپور دارجیلنگ کو روانہ ہو گئے - الہ آباد میں حضور ممدوح نے عالیشان دربار میں اپنے ہاتھ سے سر انٹونی میکڈونل کو جی - سی - آئی - ای کا تمغہ و خطاب جو ملکہ معظمہ کیطرف سے مرحمت ہوا ہے عطا فرمایا +

کلکتہ کے یورپین مدرسہ لامارٹینیر کی ڈیوڑھی مرمت ہو رہی تھی کہ وہ ۲ - کی صبح کو اچانک گر پڑی دس مزدور ہلاک اور کئی زخمی ہوئے چیف جسٹس اور کئی اعلے انگریز عہدہ دار موقع پر پہنچے - تحقیقات سے قصور مزدورن اور بہشتی کا پایا گیا جس نے خلاف ہدایت دوسری جگہ پانی ڈالکر محراب کو کمزور کر دیا +

ممالک مغربی شمالی و اودھ میں ملتوی شدہ مالگذاری میں سے ساٹھ لاکھ روپیہ زمینداروں کو معاف کر دیا گیا ہے +

کلکتہ کے پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے دو بنگالی دوکاندارونکو نقلی سیمنٹ انگریزی سیمنٹ کے لیبل لگاکر بیچنے کے جرم میں ایک انگریز سوداگر کی شکایت پر جو انگریزی سیمنٹ والونکا ایجنٹ ہے چار سو اور ایک سو روپیہ جرمانہ کیا +

چاٹگاؤں کے طوفان میں لفٹنٹ گورنر بنگال رپورٹ کرتے ہیں دس اور بارہ ہزار کے درمیان جانیں ضائع ہوئی ہیں - افسران بندرگاہ چاٹگاؤں نے درستی و مرمت کے لئے بیس ہزار روپیہ گورنمنٹ سے مانگا ہے

ہماری انگلو انڈین ہمعصر سول ملٹری گزٹ نے گورنمنٹ کے زراعتی فارموں پر جہاں ترقی پیداوار کے متعلق کھادوں وغیرہ کے تجربے کئے جاتے ہیں - ایک زبردست اور مدلل مضمون لکھکر اعلے سرکاری افسروں کو فصیحت کی ہے کہ وہ نمائشی کارروائیوں اور لاپروائی کو چھوڑ کر سچے دل سے غریب زمینداروں کی بہتری اور بہبودی کی کوشش کریں - اسوقت تک اُن کے لئے جو کچھ کیا جا رہا ہے وہ صرف ہنسی اور تمسخر ہو رہا ہے - ہندوستان کی دولت و حشمت اور سرکار کی آمدنی کا دارومدار انہی زمینداروں پر ہے - اگر اُن کی پیداوار اور آمدنی بڑھانے میں مدد کیجائیگی - تو ملک و سرکار بھی خوشحال ہونگے - ورنہ افلاس اور فلاکت دن بدن زیادہ پاؤں پھیلاتی جائیگی +

گورنمنٹ ہند نے انگریزی تو فصل متعینہ ترکی علاقہ عرب لفٹنٹ کرنل لاک کی معرفت چند رفیق عرب سردارونکو چھ لی صیٹ فورڈ رائفلیں اور چھ سو کارتوس تحفتاً ارسال کئے ہیں - کیا ترکی گورنمنٹ سرکار کی اس کارروائی کو پسند کریگی ؟ +

مولوی رحیم بخش صاحب پرائیویٹ سکرٹری نواب بہاولپور کے استغاثہ پر سید ناظر حسین صاحب ایڈیٹر ناظم الہند لاہور کو بہ جرم ازالہ حیثیت عرفی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ملتان نے چھ ماہ قید محض اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم وصولی جرمانہ چھ ماہ مزید قید محض کی سزا اور مدیر الجزر مالک مطبع کو پانسو روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم وصولی دو ماہ قید محض کی سزا ۲۹ - نومبر کو دی - ملزموں کی طرف سے سشن جج ملتان کے پاس فوراً اپیل دائر کر دیگئی - جہاں ۷ - دسمبر تاریخ سماعت مقرر ہے عدالت نے ضمانت کی درخواست نامنظور کر کے کہا کہ جلد تصفیہ کیلئے تاریخ قریب ڈالدیگئی ہے +

صوبہ مدارس میں محکمہ نمک کے ادنی اعلے تمام ملازموں سے نہ فقط رعایا کا دم ناک میں آیا ہے - بلکہ مجسٹریٹ تک بھی دق ہو گئے ہیں +

ممالک متوسط کے ایک ہندو منصف مسمی کندن لعل کو امدادی کامونکی نگرانی کرتے وقت محتاج فاقہ کشوں کی حق الخدمت کی غصب اور امدادی روپیہ کو خورد برد کر جانے کے جرم میں ضلع ساگر کے اگزکٹو انجینر کے استغاثہ پر دو سال قید سخت کی سزا دیگئی ہے - اگر پنجاب اور دیگر صوبجات کے اعلے نگرانی کنندہ افسر ذرا زیادہ احتیاط سے پرتال کرتے تو یہاں بھی ایسے سینکڑوں نیکذات حضرات کی قلعی کھلجاتی +

انگلشمین لکھتا ہے کہ خاص کلکتہ میں بھی چند آدمی وبا کا شکار ہو چکے ہیں - یہی اخبار لکھتا ہے کہ یہہ افواہ بالکل غلط ہے کہ گورنمنٹ ہند ایک کروڑ روپیہ قرض لینے والی ہے - فصلیں امسال توقع سے بڑھکر عمدہ ہوئی ہیں اور سرکاری مطالبہ زور شور سے وصول ہو رہا ہے - جو کل خرچوں کے لئے کافی ہے +

بمبئی اور پونا میں وبا بدستور ہے - بمبئی میں زنانہ و مرد طاعون سے مرنے والونکی دس بارہ اور پونا شہر و چھاؤنی میں ساٹھ شرکی ہے - ضلع جالندھر کے تینوں طاعون زدہ دیہات میں وبا کا زور کم ہو رہا ہے +

ممالک مغربی شمالی کے ضلع رائے پور میں ایک انگریز سویلین پستول کے اتفاقیہ چل جانے سے ہلاک ہو گیا ہے وہ قحط کے امدادی کام پر مامور تھا +

بحیرہ قلزم میں جہازونکی آسانی اور راہنمائی کے لئے گورنمنٹ مصر نے بالعالی کی اجازت سے جو تین جہاز روشنی کے مقام رأس محمد - ابوعلی و جبل کوکر کے قرب متعین کرنے منظور کئے ہیں - اُنکی تیاری میں اُسے چھ لاکھ روپیہ یکمشت اور آئندہ ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ ملازموں وغیرہ کی تنخواہ میں صرف کرنا پڑیگا - اور فائن پوینٹ تجارتی جہاز اُٹھائینگے +

بمبئی گورنمنٹ نے مسٹر لیک کا نام بمبئی یونیورسٹی کے فیلو صاحبان کے زمرہ سے خارج کر دیا ہے +

مسٹر رینڈ کے قتل کے ملزم دامودھر چپکار کیلئے پولیس نے پھر پندرہ روز کا ریمانڈ لیا ہے - اسلئے اب اسکا مقدمہ ۲۰ - دسمبر کو عدالت میں پیش ہوگا +

قیصر جرمنی کی سوانح عمری حال میں ایک فرانسیسی نے لکھی ہے وہ اُنکے ایام شہزادگی کا ایک عجب قصہ لکھتا ہے جو اگر راست ہے تو اُس سے بخوبی واضح ہو سکتا ہے کہ قیصر کو جو ہماری ملکہ معظمہ کے سب سے بڑی بلند اقبال صاحبزادی کے فرزند کلاں ہیں اپنی ننہال کی قوم سے کیسی الفت ہے - وہ قصہ یہہ ہے - "ایک دفعہ فوج کی پریڈ کے موقع پر شہزادہ کو اچانک نکسیر پھوٹ پڑی - اسپر اُسکے سٹاف کے افسر فوراً اُسکے گرد جمع ہو گئے جنکی رُسے یہہ کہکر تشفی کی کہ صاحبان یہ کوئی فکر کی بات نہیں - یہہ صرف انگریزی خون کے آخری قطرات ہیں جو میری رگوں سے خارج ہو رہے ہیں" +

دہلی میونسپلٹی نے جہاں صنعت و حرفت اور تجارت کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی ہو رہی ہے نواب لفٹنٹ گورنر سے اپنے ایڈریس خیر مقدم میں درخواست کی ہے کہ وہاں کوئی ایسا ڈسٹرکٹ جج خاص طور پر متعین فرمایا جائے جو تجارتی قانون و رواج سے بخوبی واقف ہو - دہلی میں اسوقت پانچ ریلوے لائنیں آپسمیں ملتی ہیں اور چھٹی عنقریب تیار ہونیوالی ہے - نواب ممدوح نے اپنے جواب میں درخواست کو بنظر استحسان دیکھا +

قاہرہ کے ایک عربی اخبار کے ایڈیٹر محمد رافع نے خدیو اور اُنکے خاندان کے برخلاف ایک مظلم لکھکر اُنپر ظالم جابر اور رعایا کے دشمن ہونے کا الزام لگایا - اور انگریزی حکومت کی نہایت تعریف کر کے آرزو ظاہر کی کہ...

مطبوعہ امرتسر میں منشی رضا شیخ غلام محمد مختار و سپرنٹنڈنٹ کے حکم سے چھپا

تفسیر ثنائی اردو

اس تفسیر کا کئی دفعہ مفصل اشتہار ہو چکا ہے جس میں اسکی فہرست مضامین درج ہیں مختصر یہہ ہے کہ قرآن شریف کو نہایت آسان طریق سے سمجھانیکے علاوہ عموماً زمانہ حال کے مباحثہ پر مفصل بحث کیگئی ہے - قیمت جلد اول سوا بقرتمام عشر مسیلیجس وکیل امرتسر

سرحدی ہنگامے

پچھلے ہفتہ یہ خبر درج کی گئی تھی کہ جنرل گیسلی اور جنرل لوکہارٹ ۲۶ و ۲۷ نومبر کو میدان و باغ کی طرف سے براہ درہ نوزا کا اور جنرل ہل صاحب علاقہ کورم کی طرف سے علاقہ خرمانا کی شورہ پشت قبائل مسوزئی و خانی خیل چمکنی کی سرکوبی کیلئے آگے بڑھے ہیں۔ اور وہ غالباً ۸ دسمبر تک اس کام سے فارغ ہو کر براہ میدان و وادی مستورا ۱۵ ار ۱۶ دسمبر کو وادی باڑا میں پہنچ جائینگے۔ ہفتہ گذشتہ میں اس چھوٹی سی مہم کے متعلق کوئی مفصل اور دلچسپ خبر موصول نہیں ہوئی کیونکہ میدان سے آگے ڈاک اور تار کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔ فوج روا روی سرکش علاقہ میں سے گذر کر جب واپس پہنچیگی اُسوقت اُسکے کارناموں کی کیفیت بالتفصیل معلوم ہو سکیگی۔ تاہم جو تھوڑی بہت خبریں اس مہم اور نیز سرحد کی دیگر حصوں کے متعلق موصول ہوئی ہیں۔ وہ بالاختصار تاریخوار ذیل میں درج کر دی جاتی ہیں:-

۲۶ نومبر کو جنرل گیسلی بہاری جمعیت کے ساتھ علاقہ مسوزئی اور درہ نوزا کا کیطرف بڑھے۔ ہراول اور یمین و یسار کی فوج پر راستہ میں دیہات متصلہ سے غنیم سخت آتشباری کرتا رہا۔ ایک پہاڑی پر اُسنے سانگر بھی بنا رکھا تھا جو بنوک سنگین فتح ہوا۔ ایک گورہ اس ہلہ میں ہلاک ہوا۔ اسکے علاوہ کل کوچ میں ۱۰ آدمی اور زخمی ہوئے۔ جنرل مذکور نے رات درہ کے دہانہ پر بسر کی۔ اور ۲۷ کی صبح کو درہ مذکور کو بلا مزاحمت فتح کر لیا۔ اسی تاریخ جنرل لوکہارٹ اُنسے جا ملنے کیلئے باغ سے روانہ ہوئے۔ ۲۶ کے معرکہ میں ۱۲ دشمن قتل کئے گئے۔ ماموزئی۔ علی شیرزئی سال فرقہ قبیلہ دولت زئی مشتی اور شیخان قبائل کے جرگے جرمانہ اور مطلوبہ رائفلیں لیکر ۲۰ کو بمقام مستورا حاضر ہو گئے۔ ۳۰ تک اورکزئی قبائل نے ۲۳۸ رائفلیں اور ۱۵ ہزار روپیہ ادا کیا۔ دو سرکاری روپیہ کے عوض میں تین کابلی روپے لئے جاتے ہیں۔ ۲۳ رائفلیں سرکاری مال مسروقہ ہیں۔ اُنکے بال بچے گھروں کو واپس آ رہے ہیں۔

کارتوس بنانے کا کارخانہ مہم تراہ کی فوج میں یہ افواہ مشہور ہو رہی ہے کہ دتوی کے قرب و جوار کے پہاڑوں میں آفریدیوں کے پاس ایک بہت بڑا کارخانہ کارتوس بنانیکا ہے جسمیں آجکل دن رات کارتوس تیار کئے اور بھرے جاتے ہیں۔ بارا ۲۸ نومبر یہاں فوج تین دن سے گنڈاؤ کی طرف سڑک بنانے میں مصروف ہے۔ مہم اتمان خیل کو کسی جگہ دشمن سے مقابلہ نہ کرنا پڑا۔ سب قبیلوں نے شرائط مانکر اطاعت قبول کر لی۔ اور کرنیل ریڈ صاحب کل علاقہ میں گشت کر کے یکم دسمبر کو کوٹ واپس آ گئے۔ کرنیل صاحب لکھتے ہیں کہ ملک غیر آباد اور لوگ مفلس و قلاش ہیں۔ جنرل لوکہارٹ غالباً مقام برکائی میں ہیڈکوارٹر قائم کرینگے۔ پشاور سے بارا ۱۰½ میل ہے۔ اور برکائی وہاں سے ۱۵ میل پرے وادی بارا میں واقع ہے۔ درہ گنڈاؤ ۶۰۰ فیٹ بلند ہے اور یہ راستہ میں پڑتا ہے۔ مہم مسوزئی سے فارغ ہو کر جنرل مذکور براہ باغ برکائی پہنچیگے اور تا تصفیہ زمستان میں وہیں ڈیرے ڈالے رہینگے۔ کل مہم کا بیس (قاعدۃ الجیش) کوہاٹ سے اُٹھا کر پشاور مقرر کیا گیا ہے۔ میدان میں سردی سے جانور ابھی سے بکثرت مرنے شروع ہو گئے ہیں۔ دتوئی کے معرکہ میں جب فوج ۲۲ نومبر کو دریا میں سے گذری تھی تو اُنکے کپڑوں اور ڈاڑھی موچھ پر برف کے ذرے منجمد ہو گئے تھے۔ علاقہ خرمانہ میں سب سے محفوظ مقام خرمانہ درا ہے۔ اور اسکو فتح و برباد کرنیکے لئے فوج حملہ آور ہوئی ہے۔ وادی ٹوچی سے ایک اور رجمنٹ (۶ وین جاٹ) بیماری کے باعث ہندوستان واپس آ گئی ہے۔ ۱۷ مطلوبہ سرغناؤں میں سے ۵ تو جرگوں نے سرکار کے حوالے کر دیئے ہیں۔ باقی جان کے خوف سے آتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ جان بخشی اور جلاوطن نہ کرنیکا وعدہ صرف سدا خاں سے کیا گیا ہے۔ باقی بلا شرط طلب کئے گئے ہیں۔ ایک انگریز نامہ نگار لکھتا ہے کہ سدا خاں سے اگر یہ وعدہ نہ کیا جاتا۔ تو خواہ سرکاری فوج وادی میں قیامت تک پڑی رہتی۔ مدا خیلی اور سدا خاں کبھی واپس نہ آتے۔ بیماری کا اسجگہ اسقدر زور ہے کہ میراں شاہ کا کیمپ فوجی پڑاؤ ہونیکی بجائے ایک وسیع ہسپتال بنا ہوا تھا۔ باقیماندہ چار پلٹنوں کا بھی بیماری سے برا حال ہے۔ واقعہ میزار کے مجرموں کی تجویز چار افسروں کے مشترکہ اجلاس نے یکم دسمبر سے شروع کر دی ہے۔ عدالت ہر روز چھ گھنٹہ کام کرتی ہے۔ پھر بھی غالباً کئی دن صرف ہونگے۔

۲۵ نومبر کو ہوتی مردان میں ایک دیسی سپاہی نے بیماری سے تنگ آ کر پہرہ دیتے وقت بندوق سے خودکشی کر لی۔

۲۹ نومبر کو بمقام کہرپا غنیم نے دو بہشتیوں اور اُنکی خچروں پر حملہ کیا۔ اور ایک بہشتی اور دونوں خچروں کو پکڑ لے گئے۔ دوسرا بچکر کیمپ میں بھاگ آیا۔ مگر ٹانگ میں گولی لگنے سے زخمی ہو گیا۔ عام خیال ہے کہ موسم زمستان کی وجہ سے مہم تراہ کو سردست توڑ دیا جائیگا۔ اور اُن تمام نقصوں کی اصلاح کر کے جو محاربہ میں ظاہر ہوئے ہیں مہم کو از سر نو تیار کر کے موسم بہار آیندہ میں آفریدیوں کی واقعی گوشمالی کیجاویگی۔ اور اسوقت اُسکی کمان سر پامر صاحب جو اسوقت سر لوکہارٹ کے ماتحت راستہ کی حفاظت پر مامور ہیں دیجائیگی۔ کیونکہ سر لوکہارٹ تب تک سر جارج وائٹ سے سپہ سالاری کا چارج لے چکے ہونگے۔ نارتھمپٹن شائر اور ڈارسٹ شائر گورہ رجمنٹوں کی کمی کو پورا کرنیکے لئے ہندوستان سے ایک ایک سو گورے دونوں رجمنٹوں کو بسرعت تمام سرحد پر بھیجے جانیکا حکم دیا گیا ہے۔ دمدم کا کارخانہ جدید گولیوں کے ۵۹ لاکھ کارتوس اب تک سرحد کو بھیج چکا ہے۔ انگریزی اخباروں میں آجکل سرکاری اسلحہ اور سامان حرب کے سرقہ پر زور شور سے بحث ہو رہی ہے۔ بعض سرکاری گوداموں اور اسلحہ خانوں کے انگریز افسروں اور ماتحتوں پر الزام لگا رہے ہیں کہ وہ سامان چورا کر دوکانداروں کے پاس بیچتے ہیں اور انسے پھر سرحدی لیجاتے ہیں۔ اسکے جواب میں ملازمان اسلحہ خانہ کی طرفدار چھاؤنیوں اور پلٹنوں کے دیسی و گورہ سپاہیوں اور سارجنٹوں پر یہی الزام لگا رہے ہیں۔ وادی ٹوچی میں ایک انگریز سارجنٹ سرحدیوں کے پاس کارتوس بیچنے کے جرم میں ماخوذ بھی کیا گیا ہے۔ میدان و باغ کے ملحقہ علاقہ کے قبائل۔ ملک دین۔ کمبر خیل اور آدم خیل کے جرگے ۳۰ نومبر کو بمقام باغ کرنیل وار برٹن پولیٹکل ایجنٹ کے پاس آئے۔ اور چند پرانی جنرلیں تلواریں اور بھیڑیں جرمانہ کی ایک جزو میں پیش کیں اور صرف ایک رائفل لائے جو لنڈی کوتل کی فوج کی ثابت ہوئی۔ کرنیل صاحب نے اُنکی درخواست کو منظور نہ کیا اور اُنہیں رخصت کر دیا گیا۔

پہلا بریگیڈ ۸ دسمبر کو جنرل سمیتر کے ماتحت وادی مستورا کے راستہ جو چند میل کے بعد وادی ورن سے ملجاتی ہے بارا کو جائیگا۔ جنرل گیسلی بھی مہم مسوزئی سے فارغ ہو کر ۹ دسمبر کو اسی وادی میں بریگیڈ کو آ ملینگے۔ جنرل گیسلی کی فوج سے مستورا کیمپ میں یکم دسمبر کو خبر موصول ہوئی کہ درہ نوزا کا تقریباً ساڑھے ۸ ہزار فیٹ سطح سمندر سے بلند ہے۔ اور وہ توقع سے بڑھکر تنگ اور دشوار گذار پایا گیا۔ ۲۸ کی صبح کو غنیم کے کئی دیہات جلائے گئے۔ جو رات کو کیمپ درگاہی پر آتشباری کرتا رہا تھا۔ ۲۹ کو فوج مقام الیور واقعہ وادی خانکی پہنچی۔ جو درگاہی سے ۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس تاریخ جنرل ہل کی فوج الیور میں جنرل گیسلی سے آ ملی۔ ۳۰ کو جنرل لوکہارٹ بھی آ پہنچے اور بمقام لوری مالا جو الیور سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے جنرل ہل سے ملاقات کی۔ اس کیمپ سے مستورا کے کیمپ کے ساتھ برقی آئینوں کے ذریعہ گفتگو کیجاتی ہے۔ یکم دسمبر کی رات کو غنیم نے کیمپ باغ پر ایک گھنٹہ تک گولیاں چلائیں۔ درہ ارہنگا کے بکٹ کا ایک گورہ اس رات سخت زخمی ہوا۔ چترال میں اگر خدانخواستہ کبھی ہنگامہ برپا ہو جائے تو کوہی باتری کا جو حصہ قلعہ دروش میں ہے اُسے لازمی طور پر اُدھر بھیجنا پڑیگا۔ اور اسطرح قلعہ مذکور کی حفاظت اور وہاں کی توپوں کے لئے کوئی گولنداز نہیں رہجائیگا۔ اس اتفاق کو مدنظر رکھکر کمانڈر انچیف نے حکم دیا ہے کہ جو دیسی پلٹن قلعہ دروش میں جائے اُسکے بارہ چیدہ سپاہیوں کو توپ چلانے کا کام سکھا دیا جایا کرے۔ آدم خیل جرگہ یکم دسمبر کو ۱۴ رائفلیں جو اُنہوں نے لنڈی کوتل سے لوٹی تھیں لیکر کیمپ باغ میں آیا اور ۲ کو چھ سو روپیہ کابلی بطور جرمانہ ادا کیا۔ اس قبیلہ کا بہت تھوڑا حصہ تراہ میں رہتا ہے۔ باقی درہ کوہاٹ میں آباد ہیں۔ ۸ دسمبر کو شنواری کہرپہ کا راستہ قطعاً ترک کر دیا جائیگا۔ وادی مستورا میں گشت کرتے ہوئے ۲ دسمبر کو ہماری فوج نے ایک اور راستہ وادی بارا کو جاتا ہوا معلوم کر لیا ہے۔ یہ اور پہلا راستہ ایکدوسرے کے متوازی اور طول میں دس دس میل ہیں۔ جب فوج کوچ شروع کریگی تو دونوں سڑکوں کو استعمال کرنیسے کل فوج بآسانی ایک ہی دن میں پہلی منزل طے کر لیگی۔ جن تین علی خیلیوں نے ہفتہ عشرہ ہوا کہرپہ کے نزدیک ایک درابی کو قتل کیا تھا۔ اُنکو اس قبیلہ کی ایک دوسری شاخ کے آدمیوں نے گرفتار کر کے فوج کے حوالہ کر دیا ہے۔ یکم دسمبر کی رات کو چند آفریدی چور ہمارے پہرہ داروں کی آنکھوں میں دھول ڈال کر عین اُنکی نظروں کے نیچے سے ۸ خچریں۔ ۴ بیل اور ۱۸ بھیڑیں درہ ارہنگا سے چرا کر لیگئے۔ ۲ دسمبر کو مطلع ابر آلود اور بارش و برف پڑنے کے آثار نمایاں تھے۔ اگر میدان سے فوج کی روانگی سے پہلے برف اور بارش شروع ہو گئی تو سپاہیوں کو تو جو تکلیف ہوگی خیر وہ برداشت کر لینگے۔ مگر بارکش جانور اور بھیڑ بکری مشکل سے ہی کوئی جانبر ہو سکیگی۔ پشاور چھاؤنی کی اُس لائن کے پہرہ پر جہاں سفر مینا پلٹن رہتی ہے ۲۸ نومبر کو چند پٹھانوں نے رات کیوقت حملہ آور ہو کر ایک سپاہی کو قتل اور دوسرے کو زخمی کیا۔ محافظ سپاہیوں نے حملہ آوروں کو پسپا کر دیا جنمیں ایک زخمی ہو گیا تھا مگر اُسے وہ اُٹھا لیگئے۔ ایک گورہ سپاہی بھی کہا جاتا ہے کہ زخمی ہوا ہے۔

چمکنیوں کی گوشمالی اکرم کا دستہ جو کرنیل ہل کے ماتحت ہے اور ۲۹ نومبر کو جنرل لوکہارٹ کی فوج سے ملنے کیلئے ۲ سدا سے لوریمالا کو گیا تھا۔ ۳۰ دسمبر کو اپنے کیمپ میں واپس آ گیا۔ دوم بریگیڈ کا کل مجروح اور بیمار یکم دسمبر کو بخیریت سدا پہنچ گئے تھے۔ کرنیل موصوف اپنا دستہ اور کچھ مزید فوج لیکر خانی خیل چمکنی کے [illegible]

ترکی گورنمنٹ نے تنگ پٹری کی نئی ریلوے لائینیں بنانیکی تجویز کو مسترد کیا ہے کہ اس سے فوجی نقل و حرکت میں دقت پیدا ہوگی - کل لائنیں یکساں پیمانہ کی ہونی چاہئیں +

عثمانیہ گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ اُن تمام مالکان اراضی کو جو اسوقت فوجی خدمت کر رہے ہیں - یا طوفان کی وجہ سے زیر بار ہو گئے ہیں زراعتی بنک کے قرضونکی بے باقی کے لئے مزید مہلت عطا کی جاوے - اور مہتمان بنک کو حکم دیا ہے کہ میعاد موجودہ کے منقضی ہونے پر وہ اُنکی اراضی کو قرق نہ کرائیں +

سمرنا کسابہ ریلوے کی نئی شاخ کا حصہ اقتضبہ عشاق (جو قالین بافی کے لئے مشہور ہے) تا دو لیونا تیار ہو گیا ہے اور سرکاری کمیشن نے معائنہ کر کے اُسکے اجرا کی اجازت دیدی ہے - باقی ماندہ حصہ از دو لیونا تا قرہ حصار نومبر میں تیار ہو گیا ہوگا - اور اس طرح سے سمرنا سے لیکر قرہ حصار تک اور قرہ حصار سے اناطولی ریلوے لائن کے راستہ قسطنطنیہ تک ریل کا سلسلہ مکمل ہو گیا ہوگا +

گورنمنٹ عثمانیہ نے ۲۰ - نومبر سے آزمائشی طور پر ایکسال کے لئے اخبارات اور خطوط کا محصول ڈاک نصف کر دیا ہے +

مختلف خبریں

نواب وائسرائے ۲۰ نومبر کی صبح کو سپیشل ٹرین پر معہ لیڈی صاحبہ و متعلقین الہ آباد روانہ افروز ہوئے - میونسپلٹی نے سٹیشن پر ہی ایڈریس خیر مقدم پیش کیا - جسکے جواب میں نواب ممدوح نے قحط اور اسکے متعلق مفصل ذکر کیا - نواب وائسرائے بروز جمعرات الہ آباد سے براہ جالپور ڈارجیلنگ کو روانہ ہو گئے - الہ آباد میں حضور ممدوح نے عالیشان دربار میں اپنے ہاتھ سے سر انٹونی میکڈونل کو جی - سی - آئی - ای کا تمغہ و خطاب جو ملکہ معظمہ کیطرف سے مرحمت ہوا ہے عطا فرمایا +

کلکتہ کے یورپین مدرسہ لامارٹینیر کی ڈیوڑھی مرمت ہو رہی تھی کہ وہ ۲۰ - کی صبح کو اچانک گر پڑی دس مزدور ہلاک اور کئی زخمی ہوئے چیف جسٹس اور کئی اعلے انگریز عہدہ دار موقع پر پہنچے - تحقیقات سے قصور مزدوران اور بہشتی کا پایا گیا جس نے خلاف ہدایت دوسری جگہ پانی ڈالکر محراب کو کمزور کر دیا +

ممالک مغربی شمالی و اودھ میں ملتوی شدہ مالگذاری میں سے ساٹھ لاکھ روپیہ زمینداروں کو معاف کر دیا گیا ہے +

کلکتہ کے پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے دو بنگالی دکانداروں کو نقلی سیمنٹ انگریزی سیمنٹ کے لیبل لگا کر بیچنے کے جرم میں ایک انگریز سوداگر کی شکایت پر جو انگریزی سیمنٹ والونکا ایجنٹ ہے چار سو اور ایک سو روپیہ جرمانہ کیا +

چاٹگاؤں کے طوفان میں لفٹنٹ گورنر بنگال رپورٹ کرتے ہیں دس اور بارہ ہزار کے درمیان جانیں ضائع ہوئی ہیں - افسران بندرگاہ چاٹگاؤں نے درستی و مرمت کے لئے بیس ہزار روپیہ گورنمنٹ سے مانگا ہے

ہماری انگلو انڈین ہمعصر سول ملٹری گزٹ نے گورنمنٹ کے زراعتی فارموں پر جہاں ترقی پیداوار کے متعلق کھادوں وغیرہ کے تجربے کئے جاتے ہیں - ایک زبردست اور مدلل مضمون لکھکر اعلے سرکاری افسروں کو نصیحت کی ہے کہ وہ نمائشی کارروائیوں اور لاپروائی کو چھوڑ کر سچے دل سے غریب زمینداروں کی بہتری اور بہبودی کی کوشش کریں - اسوقت تک اُن کے لئے جو کچھ کیا جا رہا ہے وہ صرف ہنسی اور تمسخر ہو رہا ہے - ہندوستان کی دولت و حشمت اور سرکار کی آمدنی کا دارومدار انہی زمینداروں پر ہے - اگر اُن کی پیداوار اور آمدنی بڑھانے میں مدد کیجائیگی - تو ملک و سرکار بھی خوشحال ہونگے - ورنہ افلاس اور فلاکت دن بدن زیادہ پاؤں پھیلاتی جائیگی +

گورنمنٹ ہند نے انگریزی قونصل متعینہ ترکی علاقہ عرب لفٹنٹ کرنل لاک کی معرفت چند رفیق عرب سرداروں کو چھ لی صٹ فورڈ رائفلیں اور چھ سو کارتوس تحفتاً ارسال کئے ہیں - کیا ترکی گورنمنٹ سرکار کی اس کارروائی کو پسند کریگی ؟ +

مولوی رحیم بخش صاحب پرائیویٹ سکرٹری نواب بہاولپور کے استعفاء پر سید ناظر حسین صاحب ایڈیٹر ناظم الہند لاہور کو بہ جرم ازالہ حیثیت عرفی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ملتان نے چھ ماہ قید محض اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم وصولی جرمانہ چھ ماہ مزید قید محض کی سزا اور مدالحسن مالک مطبع کو پانسو روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم وصولی دو ماہ قید محض کی سزا ۲۹ - نومبر کو دی - ملزموں کی طرف سے سشن جج ملتان کے پاس فوراً اپیل دائر کر دیگئی - جہاں ۷ - دسمبر تاریخ سماعت مقرر ہے عدالت نے ضمانت کی درخواست نامنظور کر کے کہا کہ جلد تصفیہ کیلئے تاریخ قریب ڈالدیگئی ہے +

صوبہ مدارس میں محکمہ نمک کے ادنی اعلے تمام ملازموں سے نہ فقط رعایا کا دم ناک میں آیا ہے - بلکہ مجسٹریٹ تک بھی دق ہو گئے ہیں +

ممالک متوسط کے ایک ہندو منصف مسمی کندن لعل کو امدادی کاموں کی نگرانی کرتے وقت محتاج فاقہ کشوں کی حق المحنت کے غصب اور امدادی روپیہ کو خورد برد کر جانے کے جرم میں ضلع ساگر کے اکزکٹو انجینر کے استغاثہ پر دو سال قید سخت کی سزا دیگئی ہے - اگر پنجاب اور دیگر صوبجات کے اعلے انگرانی کنندہ افسر ذرا زیادہ احتیاط سے پرتال کرتے تو یہاں بھی ایسے سینکڑوں نیکذات حضرات کی قلعی کھلجاتی +

انگلشمین لکھتا ہے کہ خاص کلکتہ میں بھی چند آدمی وبا کا شکار ہو چکے ہیں - یہی اخبار لکھتا ہے کہ یہہ افواہ بالکل غلط ہے کہ گورنمنٹ ہند ایک کروڑ روپیہ قرض لینے والی ہے - فصلیں اسدفعہ توقع سے بڑھکر عمدہ ہوئی ہیں اور سرکاری مطالبہ زور شور سے وصول ہو رہا ہے - جو کل خرچوں کے لئے کافی ہے +

بمبئی اور پونا میں وبا بدستور ہے - بمبئی میں روزانہ اوسط طاعون سے مرنے والونکی دس بارہ اور پونا شہر و چھاؤنی میں ساٹھ ستر کی ہے - ضلع جالندھر کے تینوں طاعون زدہ دیہات میں وبا کا زور کم ہو رہا ہے +

ممالک مغربی شمالی کے ضلع رائے پور میں ایک انگریز سویلین پستول کے اتفاقیہ چل جانے سے ہلاک ہو گیا ہے وہ قحط کے امدادی کام پر مامور تھا +

بحیرہ قلزم میں جہازوں کی آسانی اور راہنمائی کے لئے گورنمنٹ مصر نے بالعالی کی اجازت سے جو تین جہاز روشنی کے مقام رأس محمد - ابوعلی و جبل الزیت کے قرب متعین کرنے منظور کئے ہیں - انکی تیاری میں اُسے چھ لاکھ روپیہ یکمشت اور آئندہ ساٹھ ستر ہزار روپیہ سالانہ ملازموں وغیرہ کی تنخواہ پر صرف کرنا پڑیگا - اور فائدہ میں تجارتی جہاز اٹھائینگے +

بمبئی گورنمنٹ نے مسٹر لیک کا نام بمبئی یونیورسٹی کے فیلو صاحبان کے زمرہ سے خارج کر دیا ہے +

مسٹر رینڈ کے قتل کے ملزم دامودھر چپکار کیلئے پولیس نے پھر پندرہ روز کا ریمانڈ لیا ہے - اسلئے اب اسکا مقدمہ ۲۰ - دسمبر کو عدالت میں پیش ہوگا +

قیصر جرمنی کی سوانح عمری حال میں ایک فرانسیسی نے لکھی ہے وہ اُنکے ایام شہزادگی کا ایک عجب قصہ لکھتا ہے - جو اگر راست ہے تو اُس سے بخوبی واضح ہو سکتا ہے کہ قیصر کو جو ہماری ملکہ معظمہ کے سب سے بڑی بلند اقبال صاحبزادی کے فرزند کلاں ہیں اپنی ننہال کی قوم سے کیسی الفت ہے - وہ قصہ یہہ ہے - "ایک دفعہ فوج کی پریڈ کے موقع پر شہزادہ کو اچانک نکسیر پھوٹ پڑی - اسپر اُسکے سٹاف کے افسر فوراً اُسکے گرد جمع ہو گئے جنکی کثرت سے یہہ کہکر تشفی کی کہ صاحبان یہہ کوئی فکر کی بات نہیں - یہہ صرف انگریزی خون کے آخری قطرات ہیں جو میری رگوں سے خارج ہو رہے ہیں" +

دھلی میونسپلٹی نے جہاں صنعت و حرفت اور تجارت کو دن دگنی رات چوگنی ترقی ہو رہی ہے نواب لفٹنٹ گورنر سے اپنے ایڈریس خیر مقدم میں درخواست کی ہے کہ وہاں کوئی اسسٹنٹ کلکٹر جج خاص طور پر متعین فرمایا جائے جو تجارتی قانون و رواج سے بخوبی واقف ہو - دھلی میں اسوقت پانچ ریلوے لائنیں آ ملتی ہیں اور چھٹی عنقریب تیار ہونیوالی ہے - نواب ممدوح نے اپنے جواب میں درخواست کو بنظر استحسان دیکھا +

قاہرہ کے ایک عربی اخبار کے ایڈیٹر محمد رافع نے خدیو اور اُسکے خاندان کے برخلاف ایک نظم لکھکر اُسپر ظالم جابر اور رعایا کے دشمن ہونے کا الزام لگایا - اور انگریزی حکومت کی نہایت تعریف کر کے آرزو ظاہر کی کہ ...

مطبوعہ امرتسر میں منشی رضا شیخ غلام محمد مختار و سپرنٹنڈنٹ کے حکم سے چھپا

تفسیر ثنائی اردو

اس تفسیر کا کئی دفعہ مفصل اشتہار ہو چکا ہے جس میں اسکی فہرست مضامین درج ہیں مختصر یہہ ہے کہ قرآن شریف کو نہایت آسان طریق سے سمجھانیکے علاوہ عموماً زمانہ حال کے مباحثہ پر مفصل بحث کیگئی ہے - قیمت جلد اول سوا بقرتمام عشر ۵ عشر

میجر وکیل امرتسر

سرحدی ہنگامے

پچھلے ہفتہ یہ خبر درج کی گئی تھی کہ جنرل گیسلی اور جنرل لوکہارٹ ۲۶ و ۲۷ نومبر کو میدان و باغ کی طرف سے براہ درہ نوڑ کا اور جنرل ہل صاحب علاقہ کورم کی طرف سے علاقہ خرمانا کی شورہ پشت قبائل دسوزئی وخانی خیل چمکنی، کی سرکوبی کیلئے آگے بڑھے ہیں سو وہ غالباً ۹ دسمبر تک اس کام سے فارغ ہوکر براہ میدان و وادی مستورا ۱۰ دسمبر کو وادی بارا میں پہنچ جائینگے۔ ہفتہ گذشتہ میں اس چھوٹی سی مہم کے متعلق کوئی مفصل اور دلچسپ خبر موصول نہیں ہوئی کیونکہ میدان سے آگے ڈاک اور تار کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔ فوج روی سرکش علاقہ میں سے گذر کر جب واپس پہنچیگی اُسوقت اُسکے کارناموں کی کیفیت بالتفصیل معلوم ہوسکیگی۔ تاہم جو تھوڑی بہت خبریں اس مہم اور بنیر سرحد کے دیگر حصوں کے متعلق موصول ہوئی ہیں وہ بالاختصار تاریخوار ذیل میں درج کردی جاتی ہیں:۔

۲۶ نومبر کو جنرل گیسلی بہاری جمعیت کے ساتھ علاقہ سوزئی اور درہ نوڑ کا کیطرف بڑھے۔ ہراول اور بین و یسار کی فوج پر راستہ میں دیہات متصلہ سے غنیم سخت آتشباری کرتا رہا۔ ایک پہاڑی پر اُسنے سانگر بھی بنا رکھا تھا جو بوک سنگین فتح ہوا۔ ایک گورہ اس لڑائی میں ہلاک ہوا۔ اسکے علاوہ کل کوچ میں ۱۰ آدمی اور زخمی ہوئے۔ جنرل مذکور نے رات درہ کے دہانہ پر بسر کی اور ۲۷ کی صبح کو درہ مذکور کو بلا مزاحمت فتح کرلیا۔ اسی تاریخ جنرل لوکہارٹ نے جانخیل کیلئے باغ روانہ ہوئے ۲۶ کے معرکہ میں ۱۲ دشمن قتل کئے گئے۔ پامو زئی رعلی شیر زئی سال قبیلہ دولت زئی بشتی اور شیخان قبائل کے جرگے جرمانہ اور مطلوبہ رائفلیں لیکر ۲۸ کو بمقام مستورا حاضر ہوگئے۔ ۳۰ تک امکزئی قبائل نے ۲۳۸ رائفلیں اور ۱۵ ہزار روپیہ ادا کیا۔ دو سرکاری روپیہ کے عوض میں تین کابلی روپے لئے جاتے ہیں۔ ۲۳ رائفلیں سرکاری مال مسروقہ ہیں۔ انکے بال بچے گھروں کو واپس آگئے ہیں۔

کارتوس بنانے کا کارخانہ اہم تراہ کی فوج میں یہ افواہ مشہور ہورہی ہے کہ دتوسی کے قریب دوابکے پہاڑ کے میں آفریدیوں کے پاس ایک بہت بڑا کارخانہ کارتوس بنانیکا ہے جسمیں آجکل دن رات کارتوس تیار کئے اور بھیجے جاتے ہیں۔ دوبارا ۲۸ نومبر یہاں فوج تین دن سے گنڈاؤ کی طرف سڑک بنانے میں مصروف ہے۔ مہم اتمان خیل کو کسی جگہ دشمن سے مقابلہ کرنا پڑا۔ سب قبیلوں نے شرائط ماننا اطاعت قبول کرلی اور کرنیل ریڈ صاحب کل علاقہ میں گشت کرکے یکم دسمبر کو کوٹ واپس آگئے۔ کرنیل صاحب لکھتے ہیں کہ ملک بیحد آباد اور لوگ مفلس و قلاش ہیں۔ جنرل لوکہارٹ غالباً مقام برکائی میں ہیڈکوارٹر قائم کرینگے۔ پشاور سے بارہ میل ہے۔ اور برکائی وہانسے ۱۲ میل پرے وادی بارا میں واقع ہے۔ درہ گنڈاؤ ۶۰۰ فیٹ بلند ہے اور یہ راستہ میں پڑتا ہے۔ مہم سوزئی سے فارغ ہوکر جنرل مذکور براہ باغ برکائی پہنچیگے اور تصفیہ زمستان میں وہیں ڈیرے ڈالے رہینگے۔ کل مہم کا بیس دقاعدہ الجبش کوہاٹ سے اٹھا کر پشاور مقرر کیا گیا ہے۔ میدان میں سردی سے جانور ابھی سے بکثرت مرنی شروع ہوگئی ہیں۔ دتوئی کے معرکہ میں جب فوج ۲۲ نومبر کو دریا میں سے گذری تھی تو لوگ کپڑوں اور ڈاڑھی موچھ پر برف کے ذرے منجمد ہوگئے تھے۔ علاقہ خرمانہ میں سب سے محفوظ مقام خرمانہ درا ہے۔ اور اسکو فتح و برباد کرنیکے لئے فوج حملہ آور ہوئی ہے۔

وادی ٹوچی سے ایک اور رجمنٹ (۶ ویں جاٹ) بیماری کے باعث ہندوستان واپس آگئی ہے۔ ۱۷ مطلوبہ سرغنہ اور میں سے ۵ تو جرگوں نے سرکار کے حوالہ کردیئے ہیں۔ باقی جان کے خوف سے آتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ جان بخشی اور جلاوطنی کا وعدہ صرف سداخاں سے کیا گیا ہے۔ باقی بلا شرط طلب کئے گئے ہیں۔ ایک انگریزی نامہ نگار لکھتا ہے کہ سداخاں سے اگر یہ وعدہ نہ کیا جاتا۔ تو خواہ سرکاری فوج وادی میں نہایت تک پڑی رہتی۔ مدخیلی اور سداخاں کبھی واپس نہ آتے۔

بیماری کا سبب گاہ بہت زور ہے۔ کہ میراں شاہ کا کیمپ فوجی پڑاؤ ہونیکی بجائے ایک وسیع ہسپتال بنا ہوا تھا۔ باقیماندہ چار پلٹنوں کا بھی بیماری سے برا حال ہے۔ واقعہ نویسوں کے مجرموں کی تجویز چار افسروں کے مشترکہ اجلاس نے یکم دسمبر سے شروع کردی ہے۔ عدالت ہر روز چھ گھنٹہ کام کرتی ہے۔ پھر بھی غالباً کئی دن صرف ہونگے۔

۲۵۔ نومبر کو ہنتی مردان میں ایک دیسی سپاہی نے بیماری سے تنگ آکر پہرہ دیتے وقت بندوق سے خودکشی کرلی۔

۲۹ نومبر کو بمقام کہرپا غنیم نے دو بہشتیوں اور انکی خچروں پر حملہ کیا۔ اور ایک بہشتی اور دونوں خچروں کو پکڑ لے گئے۔ دوسرا بچکر کیمپ میں بھاگ آیا۔ مگر ٹانگ میں گولی لگنے سے زخمی ہوگیا۔ عام خیال ہے کہ موسم زمستان کی وجہ سے مہم تراہ کو سر دست توڑ دیا جائیگا۔ اور اُن تمام نقصوں کی اصلاح کرکے جو محاربہ میں ظاہر ہوئے ہیں مہم کو از سر نو تیار کرکے موسم بہار آئندہ میں آفریدیوں کی واقعی گوشمالی کیجاویگی۔ اور اسوقت اُسکی کمان سر پامر صاحب جو اسوقت سرلوکہارٹ کے ماتحت راستہ کی حفاظت پر مامور ہیں دیجائیگی۔ کیونکہ سرلوکہارٹ تب تک سر جارج وائٹ سے سپہ سالاری کا چارج لے چکے ہونگے نارتھمپٹن شائر اور ڈارسٹ شائر گورہ رجمنٹوں کی کمی کو پورا کرنیکے لئے ہندوستان سے ایک ایک گوری دو اور رجمنٹوں کو بسرعت تمام سرحد پر بھیج جانیکا حکم دیا گیا ہے۔ دمدم کا کارخانہ جدید گنیوں کے ۵۹ لاکھ کارتوس اب تک سرحد کو بھیج چکا ہے۔ انگریزی اخباروں میں آجکل سرکاری اسلحہ اور سامان حرب کے سرقہ پر زور شور سے بحث ہورہی ہے۔ بعض سرکاری گوداموں اور اسلحہ خانوں کی انگریز افسروں اور ماتحتوں پر الزام لگا رہی ہیں کہ وہ سامان چوراکر دوکانداروں کے پاس بیچتے ہیں اور انسے پھر سرحدی لیجاتے ہیں۔ اسکے جواب میں ملازمان اسلحہ خانہ کو طرفدار چھاؤنیوں اور پلٹنوں کے دیسی و گورہ سپاہیوں اور سارجنٹوں پر بھی الزام لگا رہے ہیں۔ وادی ٹوچی میں ایک انگریز سارجنٹ سرحدیوں کے پاس کارتوس بیچنے کے جرم میں ماخوذ بھی کیا گیا ہے۔ میدان و باغ کے ملحقہ علاقہ کے قبائل۔ ملک دین خیل اور آدم خیل کے جرگے ۲۰ نومبر کو بمقام باغ کرنیل واربرٹن پولیٹیکل ایجنٹ کے پاس آئے۔ اور چند پرانی خرابیں تلواریں اور بھیڑیں جرمانہ کی ایک جز وہیں پیش کیں اور صرف ایک رائفل لائے جو لنڈی کوتل کی فوج کی ثابت ہوئی کرنیل صاحب نے انکی درخواست کو منظور نہ کیا اور انہیں رخصت کردیا گیا

پہلا بریگیڈ ۸ دسمبر کو جنرل سیمر کے ماتحت وادی مستورا کے راستہ جو چند میل کے بعد وادی وران سے ملجاتی ہے بارا کو جائیگا۔ جنرل گیسلی بھی مہم سوزئی سے فارغ ہوکر ۹ دسمبر کو اسی وادی میں بریگیڈ کو آملینگے۔ جنرل گیسلی کی فوج سے مستورا کیمپ میں یکم دسمبر کو خبر موصول ہوئی کہ درہ نوڑ کا تقریباً ساڑھے ۸ ہزار فیٹ سطح سمندر سے بلند ہے۔ اور وہ توقع سے بڑھکر تنگ اور دشوار گذار پایا گیا۔ ۲۸ کی صبح کو غنیم کی کئی دیہات جلائے گئے جو اُنکو کیمپ درگاہی پر آتشباری کرتا رہا تھا ۲۹ کو فوج بمقام سپیور واقعہ وادی خانکی پہنچی جو درگاہی سے ۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس تاریخ جنرل ہل کی فوج سپیور میں جنرل گیسلی سے آملی۔ ۳۰ کو جنرل لوکہارٹ بھی آپہنچے اور بمقام لوری لالا جو سپیور سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے جنرل ہل سے ملاقات کی۔ اس کیمپ سے مستورا کیمپ کے ساتھ برقی آلہ کے ذریعہ گفتگو کیجاتی ہے۔ یکم دسمبر کی رات کو غنیم نے کیمپ باغ پر ایک گھنٹہ تک گولیاں چلائیں۔ درہ ارہنگا کی بکٹ کا ایک گورہ اس رات سخت زخمی ہوا۔ جنرال ہیں اگر خدانخواستہ کبھی ہنگامہ برپا ہوجائے تو کوہی بارتی کا جو حصہ قلعہ دروش میں ہے اُسے لازمی طور پر اُدھر بھیجا پڑیگا۔ اور اسطرح قلعہ مذکور کی حفاظت اور وہانکی توپوں کے لئے کوئی گولنداز نہیں رہیگا۔ اس اتفاق کو مدنظر رکھکر کمانڈر انچیف نے حکم دیا ہے کہ جو دیسی پلٹن قلعہ دروش میں جائے اُسکے بارہ چیدہ سپاہیوں کو توپ چلانے کا کام سکھا دیا جایا کرے۔ آدم خیل جرگہ یکم دسمبر کو ۱۴۱ رائفلیں جو اُنہوں نے لنڈی کوتل سے لوٹی تھیں لیکر کیمپ باغ میں آیا اور ۱۵ کو چھ روپیہ کابلی بطور جرمانہ ادا کیا۔ اس قبیلہ کا بہت تھوڑا حصہ تراہ میں رہتا ہے۔ باقی درہ کوہاٹ میں آباد ہیں۔ ۸ دسمبر کو شنواری کہر تراہ کا راستہ قطعاً ترک کردیا جائیگا۔ وادی مستورا میں گشت کرتے ہوئے ۳ دسمبر کو ہماری فوج نے ایک اور راستہ وادی بارا کو جاتا ہوا معلوم کرلیا ہے۔ یہ اور پہلا راستہ ایکدوسرے کے متوازی اور طول میں دس دس میل ہیں۔ جب فوج کوچ شروع کریگی تو دونوں سڑکوں کو استعمال کرینگی۔ کل فوج باسانی ایک ہی دن میں پہلی منزل طے کریگی جن تین علی خیلوں نے ہفتہ عشرہ ہوا کہر پہ کے نزدیک ایک درابی کو قتل کیا تھا۔ انکو اس قبیلہ کی ایک دوسری شاخ کے آدمیوں نے گرفتار کرکے فوج کے حوالہ کردیا ہے۔

یکم دسمبر کی رات کو چند آفریدی چور ہمارے پہرہ داروں کی آنکھوں میں دھول ڈال کر عین اُنکی نظروں کے نیچے سے ۱۸ بھیڑیں درہ ارہنگا سے چرا کر لیگئے۔ ۲ دسمبر کو مطلع ابر آلود اور بارش و برف پڑنے کے آثار نمایاں تھے۔ اگر میدان سے فوج کی روانگی سے پہلے برف اور بارش شروع ہوگئی تو پاہیوں کو تو جو تکلیف ہوگی خیر وہ برداشت کرلینگے۔ مگر بارکش جانور اور بھیڑ بکری مشکل سے ہی کوئی جانبر ہوسکیگی۔ پشاور چھاؤنی کی اُس لائن کے پہرہ پر جہاں سفرینا پلٹن رہتی ہے ۲۹ نومبر کو چند پٹھانوں نے رات کیوقت حملہ آور ہوکر ایک سپاہی کو قتل اور دوسرے کو زخمی کیا۔ محافظ سپاہیوں نے حملہ آوروں کو پسپا کردیا جنمیں ایک زخمی ہوگیا تھا مگر اُسے وہ اُٹھا لیگئے۔ ایک گورہ سپاہی بھی کہا جاتا ہے کہ زخمی ہوا ہے۔

چمکنیوں کی گوشمالی اکرم کا دستہ جو کرنیل ہل کے ماتحت ہے اور ۲۹ نومبر کو جنرل لوکہارٹ کی فوج سے ملنے کیلئے ۲ اسدا سے لویرا لا کو گیا تھا۔ ۳۰ دسمبر کو اپنے کیمپ میں واپس آگیا۔ دوم بریگیڈ کا کل مجروح اور بیمار یکم دسمبر کو بخیریت سدا پہنچ گئے تھے۔ کرنیل معصوف اپنا دستہ اور کچھ مزید فوج لیکر خاد خیل کے

تار کی خبریں مع مختصر حواشی

لنڈن ۲۷ نومبر۔ سرحدی پالیسی۔ فرقہ لبرل کے لیڈر سر ولیم ہارکورٹ نے دراثنا تقریر گورنمنٹ کی سرحدی پالیسی پر سخت حملہ کرکے کہا کہ گورنمنٹ ہند فوجیوں کے قابو میں آگئی ہوئی ہے۔ اس ادعا کے ثبوت میں اسنے سپہ سالار افواج ہند کی تقریر بمقام سملہ کو جو وکیل میں درج ہو چکی ہے پیش کیا۔ موجودہ و سابق وزیر ہند میں اخباروں کے ذریعہ سے "وعدہ خلافی" کی بحث پر خوب قلمی لڑائی ہو رہی ہے۔

ایضاً۔ آسٹریا میں فساد۔ آج کے اجلاس میں پارلیمنٹ کے پریسیڈنٹ پر ایک ممبر نے پھر حملہ کیا۔ اور جب پولیس اُسے جبراً باہر نکالنے لگی تو اُسنے افسر پولیس کو لاٹھی سے پیٹا۔ ۲۶ کی شام کو دارالخلافہ وائنا کے بازاروں میں طلباء اور شہریوں نے گورنمنٹ کے برخلاف بلوہ کر دیا۔ پولیس نے اکثر کو گرفتار کر لیا۔ ۲۸ کو شہنشاہ نے پارلیمنٹ کو غیر معین وقت کیلئے برخاست کر دیا۔ اسکے بعد وزارت نے استعفا دیدیا۔ اور بادشاہ نے وزیر سررشتہ تعلیم کو نئی وزارت قائم کرنیکا کام سپرد کر دیا۔ ۲۸ کو بھی شہر میں بلوہ ہوا۔ فوج اور پولیس نے برہنہ تلواروں سے حملہ آور ہو کر اکثر کو گرفتار اور مجمع کو پراگندہ کیا۔ مگر وزارت کے مستعفی ہونیکی خبر مشہور ہونے پر پھر دارالخلافہ میں کوئی فساد نہ ہوا (وائنا ۱ دسمبر) صوبہ بوہیمیا کے صدر مقام پراگ میں جرمن اور زک لوگوں میں سخت بلوے ہوئے ہیں۔ پولیس نے سنگینوں سے اُن پر حملہ کرکے سو سے زیادہ کو زخمی اور پچاس کو گرفتار کیا۔ اسکے بعد بھی شہر مذکور اور بوہیمیا کے دیگر قصبات میں مزید بلوے ہوئے بلوائیوں نے دوکانوں کو لوٹ لیا۔ اور دروازوں کو توڑ دیا۔ بارہ پلٹن فوج وہاں قیام امن کیلئے بھیجی گئی ہے۔ فوج اور رعایا میں کئی مقابلے ہو چکے ہیں جب بلوائی کارخانہ کارتوس پر حملہ آور ہوئے تو فوج نے اُنپر باڑھیں چلائیں کئی مفسد ہلاک ہوئے۔ ۲ دسمبر کو پھر پراگ میں بلوے شروع ہو گئے۔ گورنمنٹ نے وہاں جنگی قانون نافذ کرکے فوج کی تعداد بڑھا دی ہے۔ والغرض یہ ہے اندرونی حالت اُس سلطنت کی جو یورپ کی اول درجہ کی سلطنت شمار ہوتی ہے جسنے باب عالی کو مرسینیا پر گولہ باری کرنیکی دھمکی دی تھی۔ اور جو انگلستان کی طفیل صوبجات بوسینیا و ہرزیگوینا کے ملجانے سے اب سالونیکا تک ترکی علاقہ لینے کے لئے بیقرار ہو رہی اور اسلئے البانیا کے عیسائیوں سے درپردہ فساد کراتی رہتی ہے مگر اسکی اپنی حالت یہ ہے کہ اُسکے ماتحت دس بارہ مختلف قومیں آباد ہیں جو ایکدوسرے کے لہو کی پیاسی ہیں اور مہذب ایسی ہیں کہ پارلیمنٹ کے اجلاس میں ایک فریق کا سرغنہ دوسرے فریق کے سرغنہ کو سور۔ پاجی۔ حرامی وغیرہ مغلظات اور وہ اس سے زیادہ فحش دوسرے فریق کو سناتا ہے اور باقی ممبر اسپر نادم ہونیکی بجائے خوب قہقہے اُڑاتے ہیں۔ ایسی صورت میں شہنشاہ جوسف کب تک اس کٹھراگ کو قائم رکھ سکیگا۔ خواہ اُسکا تدبر اور لیاقت کیسے ہی اعلےٰ درجہ کی کیوں نہ ہو؟ (وکیل)

لنڈن ۲۸ نومبر۔ تخلیہ تھیلی۔ روس فرانس کی تائید سے بابعالی پر زور ڈال رہا ہے کہ وہ تھیلی کو خالی کرنا شروع کر دے۔ اس خبر کی نسبت بھی صرف یہی کہہ دینا کافی ہے کہ روس کی موجودہ پالیسی جو اُسنے چند برسوں سے اختیار کر رکھی ہے صاف بتا رہی ہے کہ رائٹر کی یہ تک بندی محض بے بنیاد ہے۔ (وکیل) X

قاہرہ ۲۸ نومبر۔ قبضہ کسالا کے لئے سردار کچنر معہ مسٹر پارسٹر گورنر سواکم۔ کل سواکم سے مصوع کو روانہ ہوئے۔ مصری فوج قابض میجر نکلسن کے ماتحت مصوع سے کسالا کو جائیگی۔ اور سردار صاحب وہاں سے قاہرہ واپس آجائینگے۔

لنڈن ۲۷ نومبر۔ ہندوستان کی مزید شامت۔ امریکہ کی روئی اس سال اسقدر ارزاں ہے کہ لورپول میں بمبئی بھیجنے کے لئے اُس کی مقدار کثیر خرید کی گئی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ہندوستان کی روئی کی خریداری بدرجہ اولےٰ نہ فقط یورپ میں بند ہو جائیگی۔ بلکہ خود ہندوستان میں بھی اُس کی فروخت رُک جائیگی۔

ایضاً۔ چین و جرمنی۔ روس نے اسبات پر رضامندی ظاہر کر دی ہے کہ جرمنی کیا شو پر قابض ہو جائے مگر بایں شرط کہ روس کو کوریا میں پوری آزادی دیجائے (لنڈن ۳۰ نومبر) چین نے جرمنی کے مطالبات پر تاوقتیکہ وہ کیا شو کو نہ چھوڑ دے غور کرنیسے انکار کر دیا ہے۔ جرمنی نے حسب ذیل مطالبے کئے ہیں کثیر نقد رقم بطور قصاص مارے جانے شنلگ میں جہاں پادری مارا گیا تھا گرجہ تعمیر کرنیکی اجازت دیجائے۔ جو چینی افسر اس معاملہ میں رازدار تھے۔ انکو سزا دیجائے۔ جرمنی کو صوبہ شنلگ میں ریلوے تعمیر کا اجارہ ملے۔ اور راس کیا شو بحری سٹیشن بنانے کیلئے جرمنی کے حوالہ کی جاوے۔ +

لنڈن ۲۸ نومبر۔ ٹھاکر صاحب موروی کو بمقام ونڈسر قیصرہ ہند نے جی۔ سی۔ آئی۔ ای کا خطاب عطا فرمایا اسکے بعد ٹھاکر موصوف نے حضور ممدوحہ کیساتھ کھانا تناول کیا۔

لنڈن ۲۹ نومبر۔ سرحدی قبائل اور روس۔ حکام لنڈن نے دریائے ٹیمز میں آٹھ کشتیوں کو گرفتار کیا ہے جنپر بارود کے بکس بار تھے۔ یہ بکس روس سے آئے ہیں اور خلیج فارس جانیوالے تھے۔ انپر دھوکہ دینے کیلئے لکھا ہوا تھا کہ انمیں رائفلیں اور کارتوس بند ہیں۔ عام افواہ ہے کہ یہ بارود سرحدی قبائل کے لئے بھیجا گیا تھا۔ بعد میں تار آیا کہ یہ خبر بالکل غلط ہے۔

برلن ۲۹ نومبر۔ جرمن بحری طاقت میں اضافہ۔ جرمن گورنمنٹ دو لاکھ پونڈ سالانہ کے مزید خرچ سے ۱۹۰۵ء تک سات جنگی آہن پوش اور نو جنگی کروزر جہاز تیار کرانیکا ارادہ رکھتی ہے۔ اس زائد خرچ کیلئے کوئی نیا محصول رعایا پر نہیں لگایا جائیگا۔ قیصر جرمن نے پارلیمنٹ کے افتتاح پر اپنی تقریر میں اس اضافہ پر بہت زور دیا۔

لنڈن ۳۰ نومبر۔ اسلحہ خانہ وولوچ میں کل شام ۷ ہزار سپاہی گودام اور سامان حرب کو سیلاب سے بچانے کیلئے لگے رہے۔ مگر پھر بھی بہت سا سامان بہ گیا اور کئی ہزار پونڈ کا نقصان ہوا۔ اس رات برطانیہ کلاں کے کل سواحل پر سخت طوفان آیا جس سے سخت نقصان ہوا ہے۔ بارہ جہاز معہ آدمیوں کے مطلقاً مفقود ہو گئے۔ اور تیس ٹوٹ گئے دو شہروں کی گھاٹیں اور پیلپائے گر گئے۔

لنڈن یکم دسمبر۔ بابعالی اور دول یورپ۔ سفراء دول نے بابعالی کو زبانی تقاضا کیا ہے کہ اُن نقصانوں کی بابت جو آرمینیوں کے فسادوں میں ایشیائے کوچک اور قسطنطنیہ میں اُن کی رعایا کو پہنچے تھے۔ اُنکے ہرجانوں کے واجب الوصول بقائے جلد ادا کئے جاویں۔ بعد میں خبر موصول ہوئی کہ حسب معمول ٹرکی کے متعلق یہ خبر بھی رائٹر نے درست نہیں دی اُسکے اپنے الفاظ یہ ہیں "زبانی تقاضا کرنیکی خبر قبل از وقت ہے۔ سفراء یاددہانی کے مضمون پر ابھی آج (۲ دسمبر) کو غور کرینگے۔ تاکہ سب کی یادداشتیں یکساں مضمون کی ہوں"۔ ٹرکی و یونان میں قطعی عہدنامہ صلح ہو گیا ہے جسپر ۴ دسمبر کو فریقین کے دستخط بمقام قسطنطنیہ ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۲ دسمبر۔ یوگنڈا میں انگریز افسروں کی تعداد بہت بڑھا دینے کا گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ میجر تھرسٹن مقتول کی جگہ انگریزی فوج کا میجر مرٹر جو مصر میں تھا یوگنڈا بھیجا گیا ہے۔

ایضاً۔ قاہرہ سے اخبار ڈیلی نیوز کو اطلاع پہنچی ہے کہ مصری فوج نے درویشوں سے متمہ فتح کر لیا ہے مگر اسکی کوئی تصدیق نہیں ہوئی۔

ایضاً۔ فرانس اور ہندوستان میں پارسلوں کی براہ راست آمد و رفت کیلئے فرانس و انگلستان میں معاہدہ ہو گیا ہے۔

ایضاً۔ سواحل انگلستان پر آج پھر طوفان آیا۔ ایک کشتی غرق ہوئی۔ اور اُس کے ملاحوں سے ڈوب گئے۔

بنگال کے ضلع مدناپور کے موضع گنہل کے ایک مسلمان کو جسنے اپنی زمین پر ایک مسجد تعمیر کی ہوئی ہے اور ہر سال وہاں بقرعید کے موقعہ پر قربانی کیا کرتا تھا۔ اس سال ہندوؤں نے حالانکہ مسجد کے احاطہ کے گرد انکا کوئی مکان نہیں اور اسی سال اُسنے انکی مذہبی فیلنگز کا پاس کرکے مسجد کے احاطہ کے گرد ایک بلند دیوار بھی بنا دی اُسے قربانی سے منع کر دیا اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بھی اُسکی درخواست اجازت قربانی کو نامنظور کر دیا۔ اسپر قربانی کے حق کے استقرار کیلئے مدناپور کے ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں دیوانی نالش کی۔ مدناپور کا کوئی ہندو وکیل اُسکی طرف سے بیرکار نہ ہوا اور اُسے کلکتہ سے بیرسٹر اور وکیل لانے پڑے۔ اہل ہنود کے عذرات ایسے رکیک اور فضول تھے کہ مسٹر فاکس صاحب جج نے ۲۳ نومبر کو مدعی کے کل دعاوے کی ڈگری صادر کر دی۔ کلکتہ کا اخبار انگلشمین روئداد مقدمہ کو درج کرنیکے بعد ہندوؤں کی پر تعصبی پر افسوس ظاہر کرتا ہے اور لکھتا ہے بنگو باشی و تہابدی وغیرہ مذہبی اخباروں کی طفیل اہل ہنود میں تعصب اسقدر بڑھتا جاتا ہے کہ اگر اُسکو روکا نہ گیا تو ہندوستان میں کسی دوسرے مذہب کے معتقدین کا رہنا محال ہو جائیگا۔ مسلمان مدعی نے اس معاملہ میں نہایت شرافت اور حقوق ہمسائیگت کو ملحوظ رکھا تھا مگر ہندو ہموطنوں نے جو خود گائے بیلوں کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچاتے اور اُنسے انکی طاقت سے بڑھکر کمال بیرحمی سے کام لیتے ہیں اُسکا کچھ خیال نہ کیا۔

لنڈن کی اسلامیہ انجمن نے ۸ نومبر کو جلسہ کرکے ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ گورنمنٹ ہند اُس تمام علاقہ کو جہاں اب فساد برپا ہے اپنے دوست امیر عبدالرحمن خان کے حوالہ کر دے تاکہ وہ اسکا انتظام کریں۔ متعدد اصحاب نے ریزولیوشن کی تائید میں برجستہ تقریریں کیں۔

انگریزی نو آبادی سٹریٹ سٹلمنٹ یعنی سنگاپور۔ ملاکا و پینانگ کے ریزیڈنٹ جنرل نے جس نو آبادی کے ماتحت تو خود مختار اسلامی ریاستیں بھی ہیں پچھلے دنوں ایک دوست سے اثنائے گفتگو میں ذکر کیا کہ ہندوستان پر تحکمانہ حکومت کیجاتی ہے مگر ملایا میں

منشی فاضل شیخ غلام محمد صاحب سپرنٹنڈنٹ کے حکم سے مطبع روز بازار امرتسر میں چھپا